بنہ کالتعالی مدظلہ العالی

وَاَقِیْمُوا الصَّلوٰۃَ وَاٰتُوا الزَّکوٰۃَ

از تصنیف شریف و تالیف لطیف فخر العلما تاج الفضلا

مولانا مولوی حاجی حافظ محمد قطب الدین حسن خدا نما

الموسوم

عجالہ نافعہ

حسب فرمایش سرامد تاجران افتخار اہل زمان افتخار التجار

جناب سید عبد الرزاق صاحب کمسٹ خاص چھاونی حیدرآباد

مطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد طبع یافت

قیمت ۸ ر

حق تالیف محفوظ ہے

۱۰۰۰ جلد

دام فیضہ

تقریظ عربی کتبہ الشہیر فی الآفاق
مولوی محمد اسحاق صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لعالم الغیب والشہادۃ والشکر لصاحب الرحمۃ
سب تعریف واسطے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے ہے اور شکر واسطے صاحب رحمت
الواسعۃ علی ما نزل الفرقان بالکرامۃ وانطق اللسان
وسیع کے اس بات پر کہ اتنی بڑائی اور عظمت سے قرآن شریف اتارا اور زبان کو
بذکر انعامہ اظہر فی عالم الکون امتنانہ وعم البرایا
اپنی نعمتوں کے ذکر سے گویا کیا عالم دنیا میں اپنا احسان ظاہر کیا اور تمام مخلوق کے
احسانہ فتح ابواب العطیات علی المومنین اوقد مصابیح
واسطے اپنا احسان عام فرمایا کھولے دروازے بخششوں کے ایمان والوں پر اور روشن کیے
العنایات للمسلمین والصلوٰۃ علی من خص بالعلوم
چراغ عنایتوں کے واسطے مسلمانوں کے اور درود اس شخص پر جو مخصوص ہے ساتھ علموں اور
والحکم والسلام علی من ھو منبع الجود والکرم بلغ فی
حکمتوں کے اور سلام اس پر جو چشمہ بخشش و کرم کا ہے جو کمالات میں انتہا کے درجہ کو
الکمالات اقصی الغایات ووصل فی الدرجات
پہونچا اور درجات میں انتہائے مراتب کو پہونچا

مُدی النہایاتِ ولنعم ما قیل شعر ما اِنْ مدحتُ
اور کیا اچھا کہنے والے نے کہا — مینے اپنے سخن سے محمدؐ کی
مُحمّدًا بمقالتی ۔ ولکن مدحتُ مقالتی بمحمّدٍ ۔ وعلےٰ
تعریف نہین کی — لیکن محمدؐ کے نام سے اپنے سخن کی تعریف کی اور
آلہٖ واصحابہٖ الّذین صرفوا ہممہم فی رفع معالم الدین
درود اُن کی آل اور اصحاب پر جنہون نے اپنی ہمتین دین کے نشان بلند کرنے مین
وبلغوا اقصی الغایاتِ فی العلم والیقین وبعد فیقول العبد
صرف کین اور جو علم اور یقین مین انتہا کے مدارج کو پہونچ گئے ولیکن بعد حمد و صلوٰۃ کے
المفتقر الی الملک العزیز الخلّاق محمّد اسحاق ھدا اہ
کہتا ہی بندہ محتاج بادشاہ عزت والی پیدا کرنے والے کا محمد اسحاق راہ دکھاوے
اللہ سبیل الطوع والوفاق وصانہ عن موجبات الضلال
اسکو اللہ راہ فرمان برداری اور اتفاق کی اور بچاوے اسکو سببون گمراہی
والنفاق ۔ لمّا کانت مسئلۃ الزکوٰۃ من ادقّ المسائل
اور مخالفت سے پس ہرگاہ تھا مسئلہ زکوٰۃ کا سب مسئلون سے زیادہ باریک
واکرمہا ومن الطف الضروریات واعظمہا ولعمری
اور سب سے زیادہ عظمت والا اور سب ضروری مسائل سے لطیف اور بزرگ ترین
لم یات احد بما یشفی العلیل ویروی الغلیل وما جاء
اور میری جان کی قسم کسی نے ایسا نہین بیان کیا جس سے بیماری ناواقفی کی دور ہو
واحد منہم بما یعجب الناظر ویفید الناقص والماہر فرتّبت
اور پیاسے کی پیاس بجھے ۔ اور علما مین سے کسیکے بھی ایسا بیان نہین کیا جس سے دیکھنے والے کو

عجالة نافعة للخاص والعام - ورسالة فائزة بالمرام محتوية

تعجب ہوا اور نادانوں اور داناوں کو فائدہ بخشے پس مرتب ہوا رسالہ عجالہ نافعہ جس کا نام ہی

على العوائد الجليلة - وحاوية على الفوائد الجليلة

اور جو خاص وعام کو نفع پہونچانیوالا ہی اور وہ رسالہ جو مقصود تک پہونچانیوالا ہی ایسا جو شامل ہے

ففي احسن التحقيقات ترتيبا وعمدة التدقيقات تهذيبا

سب بڑے چھوٹے فایدون پر اور جو بہرا ہوا ہی بڑے بڑے فائدوں سے پس وہ ترتیب کلام مین بہت

موصلة الى المقاصد والمآرب خالية عن النقائص والمعائب

اچھی تحقیقات ہی اور تہذیب تصنیف مین عمدہ باریکیان ہی وہ مقصد ومطالب کی طرف پہونچانیوالا ہی

ففي كنز الدقائق وبحر الحقائق وشمس الهداية وعين العناية

اور ہر طرح کے نقص وعیب سے خالی اور پاک ہی پس وہ رسالہ خزانہ باریکیون کا اور دریا حقیقتوں کا ہے

ودر مختار ودرج الاسرار للطالب فيها الكفاية فانه بلغ

آفتاب رہنمائی کا اور چشمہ مراد ومعانی کا ہی پس یہ رسالہ موتی پسندیدہ اور درج کہولتی اسرار کا ہی طالب کو

في التحقيق اقصى النهاية رموز الفقه ونكاتها فيها مسئلك

اس رسالہ مین کفایت واستغنا ہی اسواسطے کہ تحقیق مین انتہا درجہ کو پہونچا ہی اسرار ونکات فقہ کے

ومضبوط التي خلا عنها كل مختصر ومبسوط ودعت فيها

اس مین پروئے اور جمع کئے گئے ہین جن سے سب چھوٹی بڑی کتابین خالی ہین اس مین مندرج

ما لم يحتوا عليها الجامع صغيرا او كبيرا ففي لعطشان الشريعة

ہوئے ہین وہ مسائل جو جامع صغیر یا جامع کبیر مین مذکور نہین ہین پس یہ رسالہ شریعت کے

كانت سحابا مطيرا - كل صفحة منها خد المحبوب وكل حرف من

پیاسون کے واسطے ابر بہت برسنے والا ہی ہر صفحہ اسکا رخسار محبوب ہی اور ہر حرف اسکا

حُرُوفُهَا اِنْسَانُ عَيْنِ الْمَطْلُوبِ بَلْ رَوْضٌ مَمْطُورٌ وَمُسْحُورٌ وَ

حروف ہیں سے مثل مردم چشم مطلوب بلکہ باغ ہے جس میں پانی برس رہا ہے اور دریا نہر ہوا

جَوْهَرٌ مَكْنُونٌ مِنْ مَعْدَنٍ مَسْحُونٍ سُطُورُهَا اَنْهَارُ الْجِنَانِ

اور لہریں لے رہا اور جوہر نفیس ہے کان پر از کا اس کی سطریں بہشتوں کی نہریں ہیں

وَمَعَانِيهَا خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۔ اَلَّفَهَا اِمَامُ الْبُلَغَاءِ هُمَامُ الْفُصَحَاءِ

اسکے معانی حوران بہشتی خوب حسین ہیں اسکو تالیف کیا پیشوائے بلیغان عمدہ وافر فصیحان

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ بَدْرُ الطَّرِيقَةِ الْعَلَوِيَّةِ

صدر نشین شریعت مصطفویہ بدر کامل طریقہ جو منسوب ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

بَقِيَّةُ السَّلَفِ حُجَّةُ الْخَلَفِ شَيْخُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ قُطْبُ

یادگار علماے متقدمین مستند علماے متاخرین شیخ اسلام و مسلمانان کے قطب

سَمَاءِ الدِّيْنِ صَفْوَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ نَقَّادُ اَخْبَارِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

آسمان دین برگزیدہ محدثین پرکھنے والے اخبار سید المرسلین جامع

جَامِعُ الْمَنْقُوْلِ وَالْمَعْقُوْلِ حَاوِي الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ مِشْكٰوةِ

علوم منقول و معقول گھیرنے والے فروع و اصول کے روشنی چراغان

مَصَابِيْحِ الْاِسْلَامِ مُفْتِيْ شَوَارِقِ الْاَحْكَامِ مَطْلَعِ اَنْوَارِ الزُّهَّادِ

اسلام کے فتوے دینے والے شوارق احکام کے مطلع انوار زہد و تقوے

مَجْمَعِ اَسْرَارِ الْعِبَادَةِ الصَّاحِبِ الْمُكَرَّمِ اَكْرَمِ الصَّوَاحِبِ

مجمع اسرار عبادت صاحب مکرم سب صاحبوں سے زیادہ کریم عجم میں

فِي الْعَجَمِ قُدْوَةُ الْحُفَّاظِ فِي الْاٰفَاقِ صَدْرُ مَجَالِسِ اَهْلِ اللّٰهِ

خلاصہ حافظان قرآن شریف کے عالم صدر نشین مجلسہاے اہل اللہ

بالاستحقاق وحید العصر فرید الدھر نقاد جواھر الشریعۃ
بذریعہ استحقاق کے یکتا سے روزگار بے مثل زمانہ پرکھنے والے جواہر شریعت روشن
الغراء ونقاد مصابیح الطریقۃ البیضاء المولانا الاعظم جامع
کرنے والے چراغان طریقت روشن کے ہم سب کے مولا بڑے جامع
العلوم والحکم قاضی الشریعۃ المصطفویۃ سالک مسالک
سب علموں کے اور حکمتوں کے حاکم شریعت مصطفےٰ کے چلنے والے راہ
الحنیفیۃ البحر المواج السراج الوھاج المتصف بالفضائل
ابوحنیفہ کے دریا موج مارنے والا چراغ روشنی پہنچانیوالا موصوف ساتھ صفت ہا ئے
العلیۃ المتخلق بالاخلاق الرضیۃ بحر العلوم والحکم کنز
بلند کے متصف ساتھ اوصاف پسندیدہ کے دریا سے علموں اور حکمتوں کے خزانہ
الفیض والکرم البحر المحقق الحبر المدقق رافع اعلام الشریعۃ
فیض وکرم کے دریاے علوم محقق زمانہ بہت بڑے عالم باریک بین بلند کرنیوالے جھنڈے
الغراء الی الثریا ناصب لواء الملۃ البیضاء الی السماء العلیا
شریعت غرا کے ثریا تک بلند کرنیوالے جھنڈے دین روشن کے آسمان بلند تک بہار لا
اثمرت اشجار العلم فی عصرہ وغلت قیمۃ الکمال فی دھرہ
درختان علم ان کے زمانہ میں بیش قیمت ہوگیا کمال ان کے عہد میں
حاجی الحرمین زائر القبلتین سید العلماء سند الحکماء
حاجی حرمین یعنے مکہ ومدینہ زیارت کرنے والے قبلتین کے سردار سب علما کے وسند سب حکما کی
تاج الاولیاء فخر الاصفیاء حضرت محمد المشتھر بقطب الدین
سرتاج اولیا کے فخر اہل صفا کے حضرت محمد جو قطب الدین حسن خدانما ہیکے

خُدَّ اَنْمَا صَانَهُ اللّٰہُ ذُو الْمِنَنِ عَنِ الطَّوَائِحِ وَالْمِحَنِ الْمُوْطِن

نامی سے مشہور ہیں محفوظ رکھے ان کو اللہ تعالیٰ صاحب احسان شدت تکلیفوں سے

بدار العلم والعمل فرنگی محل من محلات دار الخلافہ لکھنؤ

رہنے والی دار العلم والعمل فرنگی محل از محلات دار الخلافۃ لکھنو ہمیشہ کو ذات پاک

لا زال نفسہ المتبرکۃ بین ارباب الکمال محمودا وظلہ علی

ان کے درمیان اہل کمال تعریف کیے گئے اور ہمیشہ ہو سایہ ان کا

رؤس اصحاب الفضل ممدودا وما برح سحاب فضلہ ممطرۃ

اور پر سر ہائے ارباب فضیلت کے دراز وہمیشہ ہوا بر فضل اون کے کا برسنے والا

علی العٰلمین واقمار رشدہ منیرۃ علی الطالبین وبالجملۃ

اوپر تمام عالم کے اور ہمیشہ ہو چاند ان کے ہدایت وارشاد کا روشن اوپر طالبان کے حاصل کلام

لا یسع الدفاتر احصاء مناقبہ ولا یحصی المحاسب تعداد

یہ کہ ان کے مناقب کی تعداد کو تمام دفتر میں گنجایش نہیں ہی اور محاسب تعداد تعریف کے

مفاتیہ فلا بد علینا ختم الکلام بحمد الملک العزیز العلام

شمار کرنیکے طالب نہیں رکھاہی پس ضرور ہوا ختم کرنا کلام کا ساتھ حمد بادشاہ عرش والا کے

وبالصلوۃ والسلام علی خیر الانام محمد وآلہ الکرام وصحابہ

وجاننے والی کے اور ساتھ صلوۃ وسلام کے اوپر خیر الانام محمد اوپر ان کے آل بزرگ و صحابہ

العظام

بزرگ کے

تقریظ نوگزیر خامۂ شہرۂ آفاق مولوی محمد اسحاق صاحب بنارسی زاد علمہ وقدرہ ذو مرقوم فرمائی

جسقدر شکر و سپاس حضرت احکم الحاکمین کا کیا جاوے بجا ہی جہانتک حمد و ثنا جناب احسن الخالقین کے زبان گو

آئے نہ پایا ہو۔ سچ تو یہہ ہی کہ جب گروہ ملائکہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم سے گویا ہو۔ تو اوسکی حمد بقیاس زبان انسان ضعیف البیان سے کیونکر ادا ہو۔ قربان ایسے پروردگار۔ و نثار ایسے داور دادار۔ کے جس نے ایسے ایسے احسان کئے جنکا شمہ بیان نہین ہوسکتا جو زبان پر لائے اور کن کن نعمتون سے ہمکو سرفراز کیا جو حیطہ تحریر مین نہین آسکتا جسکی تحریر کیواسطے قلم اوٹہائے۔ سبحان اللہ کیا شان ہی۔ کتنا بڑا احسان ہی کہ جب وجود منظور ہوا۔ سبکے پہلے حقیقت محمدیہ کا ظہور ہوا۔ بعدہ اونہین کے ذات مقدس کی بدولت کل کائنات کی خلقت ہوی۔ اور اوسی سراپا نور کے طفیل سے ہم سبکو روشنی ایمان کی مرحمت ہوئی۔ لفظ کن سے تمام عالم کو بکمن بطون سے منصۂ ظہور پر لایا۔ اور ہمکو اوسی کے امت مرحومہ مین جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ پیدا کیا۔ پہر انتظام ظاہری کیلئے شریعت محمدیہ سے سرفراز فرمایا وصفائی باطن کیلئے علم طریقت کے ذریعہ سے سینون اور دلونکو منور کیا۔ گمراہونکی ہدایت کیلئے علمائے محققین کو انبیائی بنی اسرائیل کے مراتب عطا کئے۔ و تیرہ دلونکی انشراح صدور کیواسطے اولیاء کرام کو قوائی ملکی دئے۔ تمام عالمکو اونکی اطاعت وانقیاد کا حکم دیا اور اپنی اوامر و نواہی سے مامور کیا۔ سرکشونکو عذاب سے ڈرایا۔ و نیکو کارونکو رحمت کا مژدہ سنایا۔ کما قال اللہ تعالے فساکتبہا للذین یتقون و یؤتون الزکوۃ۔ کیسے کیسے میٹہی میٹہی باتون سے بڑی بڑی انعامات کا وعدہ کیا۔ اور چہوٹے چہوٹے چٹکلون سے ہمکو طریقۂ نجات کا تعلیم کیا۔ اغنیا و اہل نصاب کیواسطے زکواۃ کو اقبال و دولت۔ و اموال کی برکت کا وسیلہ بنایا۔ و فقرا و مساکین کیلئے کشایش رزق کا ایک عمدہ حیلہ۔

اما بعد کمترین علمائے آفاق محمد اسحاق بنارسی ارباب دانش و بینش کیخدمت مین عرض کرتا ہی کہ اندنون یہ رسالہ عام فہم اردو زبان مین باحسن اسلوب و ترتیب خوب جناب مخدوم الانام فیض بخش خاص و عام۔ یکتای روزگار۔ علمائے سابقین ولاحقین کے یادگار زبدۂ علمائے محققین عمدۂ فضلائے متشرعین

مدققین شیخ الاسلام والمسلمین رکن رکین ملة و دین بقیة السلف حجة الخلف واقف حقائق
معقول و منقول کاشف دقایق فروع و اصول افتخار علمائے زمان سرآمد فضلائے
دوران جامع علوم و حکم مخزن فیض و کرم مشہور بلاد قریبہ و بعیدہ صاحب تصانیف
عدیدہ دانائے رموز حق شناسی و خداداسنے پرتو ظلال حضرت محبوب سبحانی سید العلمائی
والحکما سید الاولیا والاصفیا حافظ قران قطب زمان حضرت مولانا محمد مشہور بقطب الدین
خدانمائے مذہب مین حنفی طریقت مین قادری سکونت مین لکھنوی یادگار علمائے
دار العلم والعمل محلہ فرنگی محل نے لازالت شموس افاضتہ بازغة واقمار افادتہ ساطعة ـ
(کہ ذات بابرکات اونکی سرچشمہ جود و کرم ہے جنکی توصیف مین زبان ناطقہ لال عرصہ عالم
سے معدوم اونکی مثال ہے ۔) باسرع اوقات و اعجل ساعات تالیف فرمایا جمہور مسلمین وا
دنا دان خاص و عام کو اس عجالۂ نافعہ سے فیض پہونچایا جس کا جی چاہے اسمین ہاتھ دہوے
اسلام کا وہ دریا بہا اختصار وہ کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا سہولت یہہ کہ نادان اور
بچون نے بہی دیکہا اور سمجھہ لیا یہہ کتاب کیا ہے اسلام کے گلستان سے یا دین کے
بوستان جسکا ورق ورق جریدۂ گل سطر سطر کا زمانہ سنبل ہی اصول دین مین ساخسار اسلام
کے چمن ہے شاخہائے فروع مین کہلی لالہ و گل نسرین و نسترن ہی فکر عالی نے کیا رنگ
دیکہایا ہے مضامین عالیہ کو صفحۂ قرطاس پر جمایا ہے سادگی بیان نے طالبونکو دیوانہ
بنایا عروس فکر نے نکہر کر یہہ جوبن دیکہایا نظارگیان بلائین لیتے ہین بے اختیار جانین
دیتی ہین طرز جدید پر جان و دل قربان ہی صفائے ترتیب سے عقل حیران ہی الفاظ
دلنشین نے معنی لایق صاد کے وہ نقش بٹھایا کہ الف قامتون نے شکل یائے تحتانی سر
نہ اوٹھایا ہر لفظ اوسکا رشک گلہای نسرین و نسترن ہے ہر صفحہ اوسکا غیرت رخسارہ ہے
خوبان چمن ہے حروف سے سبزہ لہلہاتا ہے سواد خط باران رحمت برساتا

بلبل خامہ ہر جگہ نے روش سے چہچہاتا ہے اگر لطافت عبارت با معانی کے تعریف لکھوں گل مخمل کہکہلائے غنچہ قالین مسکرائے دوائر حروف حلقہائے گیسو حور عین السطور وہ حسن ہین نور علی نور ہے صفائے و روشنی بیان پر نظر چکاچوند رہتی ہے ہر چند کہ ارادہ کرتے ہی پہر نہین سکتے ہی۔

بالجملہ اس رسالہ کی خوبی بیان سے باہر ہے جس سے واقف ہر دانا و ماہر ہے اور کیون نہو جسکے مولف صاحب کمال ہندوستان مین یکتائی روزگار عدیم المثال ہین ناظم نازک خیال ناثر شیرین مقال مہر سپہر فصاحت گل بوستان بلاغت عالم ظاہرین بحر العلوم وملا حسن ثانی علم باطن مین یادگار حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ۔ غرضکہ مولف وتالیف کے توصیف مین حوصلہ بیان تنگ عقل دور اندیش دنگ ہی ناچار ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ؛ کو ورد زبان کیا اور حمد وثنا پر ختم بیان کیا الحمد للہ ولی الانعام والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام محمد وآلہ واصحابہ الکرام

تقریظ جو اس رسالہ کے باب مین زبدۃ العلما حضرت مولوی محمد خلیل اللہ صاحب مکیّ حنفی دامت افاضاتہ نے تحریر فرمائی

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ وعلی آلہ واحبابہ واصحابہ واولیایہ اما بعد احقر علمائے شریعت آگاہ حقیقت دستگاہ محمد خلیل اللہ التماس کرتا ہی کہ یہہ رسالہ در باب گیارہ کے زبان اردو عام فہم مین حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قطب الدین حسن خدانما نے ایسا تالیف کیا کہ مثل اوسکا صحت مسایل وصفائے عبارت وطرز خوب واسلوب مرغوب مین دیکہا نہ سنا دریا کوزی مین بند ہی یہہ مختصر خاص وعام کا پسند اگرچہ بمقابلہ دیگر تصنیفات مولف مختصر ومبسوط سکے جو علوم معقول ومنقول مین زبان

عربی و فارسی و اردو مرتب ہوئی ہین یہہ رسالہ کچہہ ہی نہین ہی مگر حسن طرز پر اس رسالہ
نے جو طرز جدید پایا ہی اوسمین اپنا نظیر نہین رکہتا ہی بعجلت تمام لکہا گیا دنافع خاص و عام
ہوا عجالہ نافعہ واقع مین اسم بامسمی ہے اس سرعت تصنیف مین
صحت مسایل کے یہہ تکمیل مولف کے تبحر کے روشن دلیل ہے مولف درحقیقت
بحر العلوم ہے جسکا نظیر اس زمانہ مین جہان سے معدوم ہے۔

تقریظ جو تحریر حضرت شمس العلما مولانا مولوی عبد الحق صاحب کا ہنور دامت برکاتہم

نے تحریر فرمائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ باب کواہ مین عجیب و غریب طرز پر مرقوم ہوا ہے کہ آجتک مثل اوسکا علمائے کبار کے انظار سے
بہی نگذرا ہوگا اور کیونکر ہنو مولف اوسکے مولانا و بالفضل اولانا الفاضل اللوذعی العالم
الالمعی مقدام فضلائے زمن المولوی قطب الدین حسن ہین اللہ تعالی امتہ محمدیہ
علی نبینا الصلوۃ والسلام کو اس سے نفع پہونچاوے حررہ السید محمد الشہیر
بعبد الحق العلوی الحسینی ختم اللہ لہ الحسنے وجعل آخرتہ خیرا من الاولے۔

تقریظ رقمزدہ کلک حضرت مولانا ابو محمد سید امجد علی کیوی ادام اللہ ظلالہ افیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم والصلوۃ والسلام علی الرسول الکریم وعلی الہ واصحابہ وذریاتہ
وعلینا معہم اجمعین۔ اما بعد خاکپائے ہر عالم ودولے ابو محمد امجد علی رنگ پوری عرض
کرتا ہی کہ یہہ رسالہ مسمے بہ عجالہ نافعہ جناب مستطاب جامع علوم
دنیا و دین نائب حضرت سید المرسلین واقف رموز حق شناسی و خدا دانی خلیفہ

دیادگار حضرت محبوب سبحانی امام العلما سید الاولیا حاجی حافظ مولانا محمد قطب الدین

خدا نمانے اردو زبان سلیس عام فہم مین ایسے طرز ترتیب سے تالیف فرمایا

کہ ہر عاقل و نادان حتیٰ کہ بلہ و صبیان کتاب دیکھی و بے تکلف سمجھ لیے علما

سے کوئی مسئلہ زکوٰۃ کا پوچھنے کی حاجت نہ رہے بڑی بڑی معتبر کتابوں مین تلاش

کرنیکی ضرورت نہ پڑی مسایل مذہب حنفی کی نہایت صحیح و مفتی بہ ہین بالجملہ یہہ رسالہ

بہی مثل اوسکی مولف کے مستند علمائی کبار سے والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

العاقبت بالخیر۔ کتبہ خادم العلما و الصلحا

ابو محمد امجد علی زنگپوری غفر اللہ لہ

تمت بالخیر

۱۰۰۰ پورے ہوگئے تو ہر رقم وصول شدہ کا سال علیحدہ تاریخ وصول اوس رقم سے شمار نکیا جائیگا بلکہ پہلی رقم ۲۰۰ درم نصاب ہے جس تاریخکو اوسکا سال پورا ہوگا مثلاً آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری کو اوسی تاریخکو سب رقوم کا سال پورا ہونا سمجھا جائے گا اور سب رقوم ملاکر شروع محرم سنہ ۱۳۰۶ھ کو زکوۃ سب ۱۰۰۰ درم کے بشرطیکہ سب شرائط اور بھی موجود ہون اور کوئی مانع نہو ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر شروع محرم سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین اوسکے پاس کچھہ نہین تہا یا تہا لیکن ۲۰۰ درم سے کم تہا مثلاً ۱۰۰ درم تھے اور صفر مین کچھہ نہین ملا پھر ربیع الاول مین اوسکو ۱۰۰ درم ملے تو پہلی صورت مین اب بھی اوسکے پاس نصاب کی قدر نہین ہوا اسوجہ سے ربیع الاول سے بھی زکوۃ کا سال شروع ہوگا اور دوسری صورت مین اوسکے پاس ۲۰۰ درم ہوگئے اب وہ ربیع الاول مین نصاب کا مالک ہوگیا لہذا ربیع الاول سے زکوۃ کا سال شروع ہوگا اب بعد اسکے آخر صفر سنہ ۱۳۰۷ تک جسقدر رقوم متفرق اوسکو حاصل ہوجاوین اوسی آخر صفر سنہ ۱۳۰۶ ہجری تک رقوم ایسے رقم ۲۰۰ کے ساتھہ حساب کرلیجاوین اوسمین سے بعد منہائے قرضون اور مصارف ضروری کے جو بچے اوسمین یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ ہجری سے زکوۃ ادا کرنا واجب ہوگا اور پہلی صورت مین مثلاً اوسکو ربیع الثانی مین ۲۰۰ درم ملے تو اس مہینہ مین اوسکے پاس نصاب پوری ہوگئی پس اس صورت مین جسقدر رقوم اوسکو آخر ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ ہجری تک حاصل ہوگئے ہون آخر ربیع الاول مذکور تک جمع کرکے شروع ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۷ مین زکوۃ ادا کرے ان کل رقوم کا سال یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ ہجری سے شروع ہوگا اور ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۷ مین اوسکی زکوۃ واجب ہوگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اکرمنا بالکرم والجود والصلوۃ والسلام

سب تعریف اللہ کو ہی جسنے ہمکو سرفراز کیا ساتہ کرم وجود کے اور درود اور سلام

علی من خص بالمقام المحمود وعلی آلہ واصحابہ الذین

اوپر اس شخص کے جو مخصوص ہی ساتہ مقام محمود کی اور اسکی آل و اصحاب کو جنہوں نے

یوثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اما بعد کہتا ہی بندہ محمد معروف بقطب الدین بن

مولانا محمد حسن ابن مولانا غلام دوست محمد الشہید ابن مولانا مولوی غلام یحییٰ ابن مولانا مفتی محمد یعقوب

ساکن دار العلم والعمل فرنگی محل منجملات شہر لکہنو التماس کرتا ہی کہ مجھکو باتباع سنت

سفر اتفاق ورود دار الاسلام والخلق والوداد بلدہ حیدرآباد دکن کا ہوا

بعض اعزہ احباب نے جنکی خواہش فی الحقیقت وارادت قلبی یہ ہی کہ امتثال احکام

الٰہی بے کم وکاست وتسلیم اوامر ونواہی راست راست ہو بمقتضائے

محض اپنے خلوص اسلام ونیز افادہ جمہور انام کے یہ استدعا کی

کہ ایک سالہ درباب زکوٰۃ کے جو رکن اعظم اسلام کا ہی اور جسکا ادا کرنا

ہر مسلمان پر جسمیں شرائط موجود اور موانع مرتفع ہوں فرض عین ہے

اور جسکا ذکر بتاکید نماز کے ساتھ جسکی پرستش روز حساب ہو

تمام اعمال سے موعود ہے حضرت احکم الحاکمین واسرع المحاسبین کے کلام مجید و فرقان حمید مین بکثرت موجود ہے زبان اُردو عام فہم مین ایسا تالیف کیا جائے کہ اوسمین کوئی امر ضروری تحریر سے باقی نہ رہجائے اور جزئیات مسائل زکوٰۃ کو آئینہ کر دکہائے ہرچند اس زمانہ مین بسبب پریشانی خاطر و پراگندگی باطن و ظاہر و ہونے طمانیت والعدام جمعیت کے اوسکی تعمیل حیز امکان سے خارج و ہمسالی اسباب اطمینان مین خارج ہے لیکن اون حضرات کے خلوص طبیعت و وفور محبت نے ایسا مجبور کیا کہ اونکے انقیاد کلام و انجاح مرام سے گریز نکرسکا و باوجود قلت بضاعت و کثرت مزاحمت کے قلم اوٹھایا و باسرع اوقات بعجلت تمام یہ عجالہ نافعہ شرح وقایہ و ہدایہ و بحرالرایق و طحطاوی و درمختار و حاشیہ شامی و فتاوی عالمگیری و مستخلص و قاضی خان و زیلعی و فصول عمادی و بدایع و ظہیریہ و تاتارخانیہ وغیرہ کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے مرتب کیا اللہ تعالے جلشانہ و عزبرہانہ طالبان و جمہور مسلمانان کو اس رسالہ سے مستفید کو یفن کرے راقم کی آرزوئے دلی و تمنائے قلبی کافہ انام و جمہور اہل اسلام سے جو اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین و دین و دنیا کا فائدہ اوٹھاوین یہ ہے کہ اس ہیچمیرز بی بضاعت کو دعائے خیر سے یاد فرماوین و اگر کسی جگہہ بھول چوک ہو بنظر وفور مرحمت اطلاع و اصلاح سے دریغ نہ فرماوین

واضح ہو کہ یہ رسالہ ایک مقدمہ و دس باب و ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہی مقدمہ مین دو فصلین ہین -

پہلی فصل مین اون الفاظ کے معانی شرعی کا بیان ہے جو اس رسالہ مین مستعمل ہین -

دوسری فصل مین زکواۃ کے فرض ہونے کا مختصر بیان ہی -

باب اول مین زکوۃ فرض ہونیکے اون شرائط کا بیان کرے جو مالک مال نصاب سے متعلق ہین ...

دوسری باب مین زکواۃ فرض ہونیکی اون شرائط کا بیان ہی جو خود مال نصاب سے متعلق ہین

تیسری باب مین زکواۃ فرض ہونیکے سبب کا بیان ہے -

چوتھی باب مین یہ بیان ہی کہ کس مال مین زکواۃ فرض نہین ہی -

پانچوین باب مین اس مال کا ذکر ہی جسمین زکواۃ فرض ہی اور اون اشخاص کا بیان ہی جنپر زکواۃ فرض ہے -

چھٹی باب مین یہ مذکور ہے کہ کس قسم کے مال نصاب مین کس قسم کا مال زکواۃ دیا جاوے -

ساتوین باب مین زکواۃ ادا کرنیکے وقت کا بیان ہی -

آٹھوین باب مین یہ ذکر ہے کہ مال نصاب مین زکواۃ کیونکر اور کن شرائط کے ساتھ ادا کیجاوے -

نوین باب مین یہ تذکرہ ہے کہ نصاب اور زکواۃ کا کیونکر حساب کیا جاوے -

دسوین باب مین یہ بیان ہی کہ زکواۃ ایسی کا کون مستحق ہی وکون نہین یعنی زکواۃ کسکو دیجاسکے و کسکو نہین ۔

خاتمہ مین ذکر بعض فواید عامہ کا ہی جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین و بعض اون فواید کا جو مخصوص ہین ساتھہ دیگر صدقات کے و بعض دیگر فوائد متعلق عشر و خراج کے ۔

مقدمہ

فصل اول بیان مین معانی شرعی الفاظ مستعملہ رسالہ کے

الفاظ	معانی
زکواۃ	اپنے مال سے اوتنے حصہ کا مستحق کو مالک کردینا جتنا شرع مین مقرر ہو اور جسکا ذکر آیندہ ہوگا بشرطیکہ اوسکو دینا اللہ بہ نیت خالص اللہ کے واسطے ۔
مزکی	زکواۃ دینے والا یعنے جو کوئی کہ اپنے مال سے زکواۃ دے ۔
کثیر العیال	جسکی جورو بچے و غیر متعلقین جنکا روٹی کپڑا اوسکے ذمہ ہی بہت کثرت سے ہون ۔

واجب فرض	جس کام کا کرنا خدا کیطرف سے ضروری ہو اور نکرنے والے پر بہت بڑا گناہ ہے ۔
مستحق	زکوٰۃ لینے والا یعنی جو شخص اس لائق ہو کہ اوسکو کوئی زکوٰۃ دے ۔
حرام	ناجائز و نادرست یعنی جس کام کے کرنے سے بڑا گناہ عائد ہوتا ہے ۔
عاقل	جو مجنون یعنے دیوانہ ۔
فاتر العقل	جسکی عقل مین فتور ہو مگر جنون کی حدتک نہ پہونچی ۔
بالغ	جوان یعنی پورے پندرہ برس کا ۔
نصاب	شرع کے مقرر کئے ہوئے مال کی وہ حد کہ جب مال اوس حد تک پہونچے تو زکوٰۃ واجب ہو ورنہ نہین ۔
نصاب نامی	جو نصاب سال بسال بڑہتی و زیادہ ہوتی رہے جیسے مال تجارت ۔
نصاب غیر نامی	جو نصاب سال بسال بڑہے نہین جیسے گہر رکہا ہوا یا استعمال کا مال ۔
حُر	جو کسی کا غلام نہو ۔
مخلوط	ملا ہوا ۔
سال	چاند کے بارہ مہینہ یعنے ۳۵۴ روز ۔
مالک نصاب	جسکے پاس نصاب کے قدر مال ہو ۔
امام	جسکو مسلمانوں کی جان و مال پر اختیار حاصل ہو ۔
باغی	جو مسلمان امام کا حکم نمانے اور بابت امامت کی اوس سے عداوت رکہے

الفاظ	معانی
دین	مال جو اوسکے مالک کی قبضہ مین ہو یا ہو اوسکا قرضہ کسی کے ذمہ ہو یا اور طرحپر۔
دیون	جمع دین کے۔
مطالبہ	قرضہ۔
داین قرضخواہ	جسکا قرضہ کسی کے ذمہ ہو۔
مدیون قرضدار	جسکے ذمہ کسی کا قرضہ ہو۔
میعاد	کسی شی کا ایک وقت معین۔
قاضی	شرعکا حاکم۔
ضمانت کفالت	تیسرے شخص کا مدیونکی طرفسی داین کا اسطرح قرضہ کے بابت اطمینان کردینا کہ اگر مدیون مذکو قرضہ مذکور ادا نکریگا یا نکرسکے گا تو وہ تیسرا شخص ادا کریگا۔
ضامن یا کفیل	دین کے بابت مدیونکی طرف سے داین کا اطمینان کردینے والا۔
مہر	نکاح کیوقت جو نقد یا مال عورت کو مرد نکاح کرنیوالا دیدے یا دینے کا وعدہ قریب یا بعید کرے۔
معجل	مہر جو فوراً عندالطلب ادا کیا جاوے۔
مہر معجل	جو مہر نکاح ٹوٹنے کیوقت یا بعد اوسکی یعنی طلاق یا تفریق یا احد جانبین کی موت کے ادا کیا جاتا ہے

معانی	الفاظ
شوہر کا اپنے جورو کو چھوڑ دینا۔	طلاق
حاکم شرع کا شوہر سے جورو کو چھوڑا دینا	تفریق
مرجانا۔	وفات
شوہر۔	زوج
جورو۔	زوجہ
زوج و زوجہ ان دونوں میں سے ایک۔	احد الزوجین
خرچ خورد و نوش۔	نفقہ
جن چیزوں سے انسان اپنا نقصان یعنی ضرر دفع کرے یا کر سکے۔	حاجت اصلی / حوائج ضروری
پیشہ۔	حرفہ
پیشہ کے اوزار۔	آلات حرفہ
پیشہ والا شخص۔	اہل حرفہ
جس غلام کو مالک کہدے یا لکھدے کہ تو اپنا دام کما کر بھر دے تو تو آزاد ہے۔	مکاتب
اپنا دام جو غلام کما کر مالک کو بھر دے۔	بدل کتابت
لونڈی۔	امۃ
جس لونڈی کے پیٹ سے مالک کا جنا لڑکا پیدا ہو۔	ام ولد

معانی	الفاظ
جس غلام کو مالک کہدے کہ میری وفات کے بعد تو آزاد ہے ۔	مدبر
جس غلام کو اوسکے مالک نے اجازت تجارت کی دی ہو ۔	ماذون
رہن یعنی گروی ہوئے چیز ۔	شی مرہون وسی مکفول
گرو کرنے والا یعنی جسنے کوئی چیز کسی کے پاس گرو رکھی ہو ۔	راہن
گرو رکھہ لینے والا یعنے جسکے پاس کسی کے کوئی چیز گرو ہو ۔	مرتہن
سوداگری کا مال یعنے جس مال کی خرید فروخت کیجاوے ۔	مال تجارت
چرائی کا جانور جو گھر باندھکر یا مول کا دانہ گہاس نہ کہلایا جاوے ۔	سائمہ
چرائی ۔	سوم
بڑے سے بڑے درجہ کا ۔	اعلے
کم سے کم درجہ کا ۔	ادنے
درمیان کے درجہ کا یعنے اعلے سے کم و ادنی سے زیادہ ۔	اوسط

الفاظ	معانی
مال	قیمت یا قیمت والی چیز ۔
ثمن ۔	جو سب چیز کی قیمت ہو جیسے سونا چاندی روپیہ اشرفی درہم دینار
ثمنین حجرین	سونا چاندی ۔
خراج	جو روپیہ زمین کی اُجرت سالانہ مین جو جوتنے بونیکے واسطے لیگئی ہو عامل کو دیا جاوے ۔
زمین خراجی	خراج والی زمین یعنے جس زمین پر خراج مقرر ہو ۔
عشر	زمین کے پیدوار کا وہ سیکے یعنی دسوان حصہ ۔
زمین عشری	جس زمین پر عشر مقرر ہو ۔
صدقہ	جو خیرات دیجاوے فرض ہو یا نفل ۔
صدقہ فطر	عید کے روز جو یا گیہون یا خرما جو مطابق مقرر کئے ہوئے شرع کی دیا جاوے ۔
کفّارہ	جس چیز یا نقد کا کسی گناہ شرعی کے عیوض دیا جاتا بطور تاوان کے شرع مین مقرر ہو ۔
ہبہ	کسی کو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنا ۔
واہب	کسیکو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنے والا ۔
موہوب لہ	جسکو کوئی شخص کوئی چیز بلا قیمت دیڈالے جاوی حق
وراثت	کسی متوفی کی مالسے دسکی قرابتی کو حصہ شرعی معینہ یا غیر معینہ ملنے کا

الفاظ	معانی
مورث	متوفی جسکے قرابتمند ونکو اوسکی مال سے حصے بحکم شرع تقسیم ہون
وارث	متوفی کا قرابتمند جو اوسکے مال سے بحکم شرع حصہ معینہ یا غیر معینہ پاوے۔
مویشی	جانور چارپائے۔
مال ضمار	جس مال مین مالک کی ملکیت باقی ہو لیکن وہ اوس مال سے فائدہ اوٹھا نہ سکتا ہو۔
مقر	جسکو کسی چیز سے اقرار ہو انکار نہو۔
منکر	جسکو کسی چیز سے انکار ہو اقرار نہو۔
وکیل	جسکو کوئی شخص اپنی طرف سے کسی کام کے انجام دینے کو مقرر کر دے۔
موکل	جسنے دوسرے کسی شخص کو اپنے طرف سے کسی کام کرنیکو مقرر کر دیا ہو۔
ذمی	کافر مطیع الاسلام جسکو اسلام سے لڑائی وعداوت نہو۔
حربی	کافر جسکو اسلام سے لڑائی اور عداوت ہو۔
نذر	کسی کام کے تعمیل جو کسی کام کے ہونے یا نہونے پر موقوف رکہی جاوے جیسے کوئی کہے کہ میرا فلان کام ہو جائے تو دس روزے رکہونگا۔

الفاظ	معانی
مال حلال	مال جائز جو طریق جائز سے کمایا جاوے۔
مال حرام	مال جو طریق ناجائز سے حاصل کیا جاوے۔
مال ظاہر	جو مال چہپتا نہین مثلا سوائم۔
مال باطن	جو مال چہپ سکتا ہی جیسے نقد و مال تجارت۔
مال غصب	جو مال چہین کر لیا جاوے۔
تغلبی ہی تغلب	عرب کے نصاریکی قوم مابین جنکے اور اسلام کے یہ صلح ہوئی تھی کہ اونکی عورتون سی بہی اوتنی ہی زکوۃ لیجاوے جتنی اونکے مردونسے یعنی مال کے دسوین حصہ کا آدہا یعنی بیسوان حصہ اونکے لڑکون کے مال مین زکواۃ نہین کیونکہ اونکے مال سے عشر لیا جاتا ہے مسلمانون کے لڑکون سے دونا۔
درم	چاندی کا سکہ تول مین ۷۰ جو بہر جسکے ۳ ماشہ ۱ رتی اور ⅕ یا پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے۔
دینار	سونے کا سکہ تول مین سو جو بہر یعنے ۴ ماشہ و ۴ رتی۔
مثقال	۱۰۰ جو بہر یعنے ۴½ ماشہ۔
غش	کہوٹا ہی سونے یا چاندی کے یعنی سونا یا چاندی مین اور کسی چیز کا میل جس سی سونا یا چاندی کہوٹی ہو جائے۔
خالص	سونا یا چاندی بے میل۔
فقیر	جنکی پاس تہوڑا مال ہو یعنی نصاب نامی سی کم و غیر نامی سی کم یا برابر

الفاظ	معانی
مسکین	جسکے پاس تھوڑا مال بھی نہو۔
غنی	جسکے پاس نصاب نامی یا زائد ہو۔
عامل / ساعی	جو قبائل مین صدقہ وصول کرتا ہی۔
دارالحرب	کفار یعنی اسلام کے دشمنونکا ملک۔
دارالاسلام	مسلمانونکا ملک۔
فارغ	زائد۔
نفل	جو کام فرض واجب نہین مگر اسکے کرنے مین ثواب ہی نکرنیمین عذاب نہین۔
شیخین	امام ابوحنیفہ صاحب و امام ابویوسف صاحب۔
صاحبین	امام ابویوسف صاحب و امام محمد صاحب۔
اصول	وہ لوگ جنسے کوئی اولاد پیدا ہوئے ہو جیسے مان باپ دادا دادی نانا نانی۔
فروع	جو لوگ دوسرون سے پیدا ہوئے ہون مثلاً بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی۔
معاوضہ	عوض و بدلا کسی مال کا یعنی قیمت یا دوسرا مال۔
عفو	دو نصابون کے درمیان کا مال۔

الفاظ	معانی
عقد معاوضہ	لین دین کا معاملہ یعنی ایک چیز دینا اوسکے عوض دوسری چیز لینا۔
بدل خلع	وہ مال جو اپنے شوہر کو طلاق لینے کو دیوے۔
خلع	عورت کا شوہر سے کچھہ دیکر طلاق لینا۔
قتل	جان سے مار ڈالنا۔
قاتل	کسی کو جانسے مار ڈالنے والا۔
مقتول	جسکو کوئی جانسے مار ڈالے۔
قصاص	مقتول کے خونکے بدلے اوسکے قاتل کا بحکم شرع جانسے مار ڈالا جانا۔
پیداوار	غلہ وغیرہ جو زمین سے پیدا ہو۔
غالب	جو دوسری چیز سے زائد ہو۔
نصاب مشترک	دو شریکونکا مال جو دونون ملکر نصاب ہو اور جدا جدا نصاب نہو۔
معتق	مالک غلام آزاد کرنے والا۔
غیر معتق	غلام کا آزاد نہین کرنے والا۔
مجاز	جس لفظ سے اوسکی اصلی معنی چھوڑکر دوسری معنی ارادہ کیجاوین
بنی ہاشم	ہاشم کے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھی پشت کے دادا ہین) اولاد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتمندان یکجدی۔

الفاظ	معانی
مستعار	مانگی ہوئی چیز۔
ساکت	جس غلام کا مالک چپ رہا ہو یعنی اوسنے غلام کو آزاد نکیا۔

دوسری فصل زکوٰۃ کی فرض ہونیکا بیان

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی قرآن شریف مین فرمایا واتوا الزکوٰۃ یعنی اور تم سب لوگ زکوٰۃ ادا کرو پہر ایک نہین ۳۲ آیتون مین اوسکے ادا کرنیکی تاکید فرمائی۔

حدیث شریف مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادوا زکوٰۃ اموالکم تم سب لوگ اپنے مالون کی زکوٰۃ ادا کرو اور بہت حدیثین اوسکی ادا کی تاکید مین وارد ہین۔

اجماع امۃ بہی اوسکے فرض ہونے پر منعقد ہوا ہی۔

کیونکہ زکوٰۃ چار ارکان عظیم الشان اسلام مین سے ایک رکن اعظم اور جلیل القدر ہی۔

جسپر زکوٰۃ واجب ہو ادا نکرے تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا و اگر انکار کرے اور اوسپر اصرار کرے تو کافر ہوجاوے گا۔

مسلمانونکو لازم ہی کہ زکوٰۃ فرض ہونیکے شرائط و اسباب دیگر احکام جو اس رسالہ مین جمع و تالیف کر دیے گئے معلوم و تعمیل کرین تاکہ قیامت کو حضرت احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین کے حضور شرمسار و مورد عتاب ہونے سے شمار نہون۔

پہلا باب شرائط فرضیت زکوٰۃ متعلق ذات مالک نصاب

واضح ہو کہ زکوٰۃ کے واجب ہونیکی پانچ شرطین ہین جس شخص مین وہ شرطین ہونگی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس شخص مین وہ شرطین نہین زکوٰۃ واجب نہین۔

۱ مالک نصاب کا عاقل ہونا۔

۲ اوسکا بالغ ہونا۔

۳ اوسکا حُر ہونا۔

۴ اوسکا مسلمان ہونا۔

۵ اوسکا یہ جاننا یا جان سکنا کہ اوسپر زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ مجنون پر جو عاقل نہین زکوٰۃ فرض نہین ہے۔

مسئلہ نابالغ بچے پر جو بالغ یعنی جوان نہین ہے زکوٰۃ فرض نہین

مسئلہ غلام و لونڈی پر جو حر نہین زکوٰۃ فرض نہین ہے چاہین مکاتب ہون یا مدبر یا ام ولد ماذون یا غیر ماذون۔

مسئلہ کافرون پر زکوٰۃ فرض نہین جبتک مسلمان نہون۔

مسئلہ اگر کوئی مسلمان دارالاسلام کا رہنے والا احکام شرع سے ناواقف یہ نجانتا ہو کہ اوسپر کون کون اعمال فرض ہین یعنی نجانتا ہو کہ اوسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہین تو یہ نجاننا اوسکے زکوٰۃ نہ دینے کیواسطے شرعاً عذر قابل قبول نہین ہے اور اس نجاننے سے زکوٰۃ فرض ہونا اوس سے جاتا نہ رہیگا اسواسطے کہ اگرچہ وہ اس امر کو جانتا نہین ہے مگر جان سکتا ہے کسی مسلمان واقف

یا عالم سے دریافت کرکے جو اوسکی واسطے باسانی ممکن ہے ہزارون جاننے والے اوسکو میسر ہو سکتی جنسے وہ باطمینان کافی پوچھہ سکتا ہے البتہ اگر کوئی کافر الدار دارالحرب مین مسلمان ہوا اور بعد اوسکے چند سال اوسکا وہین رہنے کا اتفاق ہو تو اوسکو زکوٰۃ فرض ہونیکا حال معلوم نہوگا اور نہ اوسکے معلوم ہونے کا اوسکے واسطے کوئی ذریعہ آسان ہے امور شرعی کا وہان چرچا نہین کوئی وہان واقفکار مسلمان نہین جس سے وہ دریافت کرسکے اوسپر زکوٰۃ فرض نہین لیکن اگر اوسکو بہی اوسجگہ کسی جہسے زکوٰۃ کے فرض ہونیکا حکم معلوم ہوجائے تو اوسپر بہی زکوٰۃ فرض ہوجائیگی۔

دوسرا باب زکوٰۃ فرض ہونیکے شرایط متعلق بمال

مالمین زکوٰۃ فرض ہونیکے واسطے سات شرطین ہین۔

۱ ہر قسم کا مال اوسکے نصاب کی قدر ہو یعنی نصاب سے کم نہو۔

۲ وہ مال نصاب کا پورا سال بہر مالک کی ملکیت مین رہے۔

۳ وہ مال یا تو نقد یعنی ثمن ہو جیسے چاندی سونا روپیہ اشرفی درم دینار واگر وہ مال مویشی ہون تو جنگل مین بے دام کی چرائی چرین یعنی اوس چرائی کا دام یا محصول کسی سے لیا نہ جاتا ہو اور اون مویشی کے خوراک اوسی چرائی سے ہوتی ہو نہ تو گہر باندہکر کہلائی جاتے ہون نہ مولکی چیز اونکو کہلائی جاتی ہو واگر اور قسم کا مال ہو تو اوسمین تجارت کے نیت کرلیگئی ہو۔ واضح ہو کہ جب مالمین شرایط نہون گے اوسمین زکوٰۃ واجب نہوگی۔

تیسرا باب زکوٰۃ فرض ہونے کا سبب

زکواۃ فرض ہونے کا سبب ایک ہی وہ یہ کہ مالک نصاب ایسے مال نصاب کا پورے سال بہر پورا مالک ہے جو نامی ہوا اور اوس مالک کے حاجت اصلی اور اوسکے ذمہ کے اوس قرض سے بہی زائد ہو جسکا تقاضا انسانکی طرف سے ہوتا ہے۔

مسئلہ غلام کے پاس مال اگرچہ نصاب بہی ہوا اوسپر زکواۃ فرض نہین ہی اسواسطے کہ وہ اوس مال کا مالک نہین اوسکے مال کا مالک اوسکا آقا ہے جسکا وہ غلام ہے۔

مسئلہ مکاتب اپنے مال کا اگرچہ مالک ہو مگر پورا مالک نہین ہی بلکہ اوسکے مال مین اوسکے مالک کی ملکیت رہتی ہے جبتک وہ بدل کتابت ادا نکردے اور آزاد نہو جائے اسیواسطے مکاتب پر آزاد ہونیکے وقت تک زکواۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ مسکین پر جسکے پاس بالکل مال نہو زکواۃ فرض نہین۔

مسئلہ فقیر پر جسکے پاس مال تو ہے لیکن پورا نصاب نہین یا اگر نصاب ہے لیکن نصاب نامی نہین و مویشی چرائی کے بہی نہین زکواۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ اگر کسی کو کچھ مال حاصل ہو جو نصاب ہوا اور نامی بہی ہو اور دو چار یا چھ مہینہ یا سال سے ایک بہی دن کم گذرا تہا کہ وہ مال ضایع ہو گیا تو زکواۃ واجب نہین کیونکہ اوس مال پر پورا سال نہین گذرا۔

مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس مال بقدر نصاب نامی ہوا اور سال بہی پورا اوسپر گذر جائے لیکن وہ مال اوسکی حاجت اصلی سے زائد نہو تو بہی زکواۃ واجب نہین ہی۔

تشریح

جاڑے گرمی کے کپڑون سے حرارت گرمی کی تکلیف دفع ہوتی ہو سکونت کی گھر سے بے ٹہور ٹہکانے رہنے سے بہرنگی و اسباب و سامان بے قید رہنے کی تکلیف دفع ہوتی ہی سواریکے جانور سے پیادہ پا چلنے کے تکلیف دفع ہوتی ہو یہ چیزین وسیطرح اسکے اور چیزین جنسے ضرر و نقصان دفع ہوتا ہو وہی حاجت اصلی کے چیزین کہی جاتی ہین اونمین زکوٰۃ واجب نہین ہوتی ہو۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرضہ ہو جسکا تقاضا انسان کے طرف سے ہوتا ہو اور اوسکی پاس نقد یا مال وہی قرضہ کے قدر رہو یا اوس سے کم تو اوسپر بہی زکوٰۃ واجب نہین چاہیے وہ قرضہ خدا کا ہو جیسے زکوٰۃ یا انسان کا میعادی یا بے میعادی مع کفالت یا بلا کفالت۔

تشریح

مہر زوجہ کا قرضہ انسان ہو جسکا تقاضہ بہی انسان کی طرف سے ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس محصول چونگی جو مال پر سرکار گورنمنٹ انگریزی یا دیگر والیان ملک کیطرف سے لیا جاتا ہی یا انکم ٹکیس جو ٹکیس آمدنی پر مقرر ہی یا محصولات دیگر قرضہ انسان ہی جسکا متقاضی بہی انسان ہی وزکوٰۃ اگرچہ خدا کا قرضہ ہے مگر تقاضا اوسکا انسانکی طرف سے ہوتا ہی یعنی امام کیطرف سے۔

تشریح

سابق مین زکوٰۃ کا امام کیطرف سی تقاضا ہوکر وصول کیجاتے تھے لیکن حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیوقت مین نقدین یعنی سونے چاندی کے زکوٰۃ نکالنا خود مالکون کے سپرد کردیا گیا تاکہ حکام ظالم کے دست درازی سے محفوظ رہین اوسوقت سے اگرچہ زکوٰۃ کا تقاضا بندہ خدا کیطرف سے نہین ہوتا ہی لیکن حکم شرع اصلی امر یہی اگرچہ بعد ازان وہ جاتا رہا۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ قرضہ قسم مذکور کا ہوا اور اوسکے پاس مال اوس قرضہ سے زیادہ ہو تو پہلے اوس مال سی قرضہ مذکور کے قدر منہا کرکے باقی مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس کسی قسم کے نصاب ہو تو قرضہ پہلے اوس قسم کے مال نصاب سی منہا کیا جاوے جس قسم سے منہا کرنے مین آسانی ہو۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس روپیہ اشرفی و مال تجارت و مویشی ہون اور ہر ایک و تین سی نصاب ہو تو قرضہ پہلے روپیہ اشرفی سی منہا کیا جاوے بعدہ مال تجارت سی بعدہ مویشی سی پہر جو کچہہ مال باقی رہجاوے اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر نصاب ہو۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس ایک ہی قسم کا مال کئے جنس کا ہو مثلاً کسی کے

پاس صرف جانور ہون مگر کئی جنس کے وہر ایک جنس نصاب ہو تو قرض پہلی اوس جنس کے نصاب سی منہا ہوگا جسکی زکوٰۃ کمتر ہو مثلاً کسی کے پاس چالیس بکریان و ۳۰ گائی و پانچ اونٹ ہون تو قرض پہلے بکریون سی منہا ہوگا یا اونٹون سی اسواسطے کہ ۳۰ بکریون کے نصاب ہین وعلی ہذا القیاس پانچ اونٹون کے نصاب ہین زکوٰۃ صرف ایک بکری ہی جو کم قیمت ہی بہ نسبت زکوٰۃ ۳۰ گائی کے جو بچھیرا ایک سالہ ہی۔

واضح ہو کہ یہ تفریق اوسوقت ہی جبکہ زکوٰۃ لینیوالا موجود ہو نہین تو جسمین سے چاہے قرضہ منہا کرے اور جسمین سی چاہی زکوٰۃ دے۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرض ہو جسکا تقاضا انسان کیطرف سے نہین ہوتا ہی جیسے حج یا کفارہ یا نذر جسکا تقاضا کوئی انسان نہین کرتا ہی اور اوسکی پاس مال نصاب اسی قرضہ کے برابر یا اوس سے کم ہو تو زکوٰۃ اوسکی ذمہ سی ساقط نہوگی یعنی زکوٰۃ واجب ہونیکے واسطے نصاب کا فارغ ہونا ایسے قرضہ سے شرط نہین ہی۔

چوتھا باب کس مال مین اور کن اشخاص پر زکوٰۃ نہین

مسئلہ لونڈی غلام پر اگرچہ مکاتب ہون یا مدبر یا ماذون یا ام ولد و نابالغ و مجنون پر و ناواقف فرضیت زکوٰۃ پر و مسکین و فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین اور اوسپر بھی زکوٰۃ واجب نہین جسکا مال سال گذرنے سی پہلی ضایع ہو گیا ہو اور یہ مذکور ہو چکا ہی۔

مسئلہ اوس قرضدار پر بھی زکوٰۃ نہین ہی جسکی قرضہ کا تقاضا انسان کیطرف سی ہوتا ہے اگر اوسکے پاس مال قرضہ کے برابر یا اوس سی

کم ہوا اور اگر زیادہ ہو تو اوسی صورت مین اوسپر زکوٰۃ نہین ہی جب بعد منہا کرنے اوس قرضہ کے باقی نصاب سے کم رہجاوے ۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس ۲۰۰ درم ہی اور ایک سال پہلے کے زکوٰۃ اوس نے اوس مال کی ادا نہین کی تو اوسکے ذمہ یہ قرضہ ہی اور اگرچہ یہ قرضہ خدا کا ہی لیکن اوسکا تقاضی انسان ہی یعنی امام تو جب وہ قرضہ اوس ۲۰۰ درم سی منہا کردیا جاوے تو ماسوا درم باقی رہجاوی جو نصاب سے کم ہی لہذا اوس ۲۰۰ درم پر امسال زکوٰۃ واجب نہین اسواسطے کہ امسال گویا کہ اوسکے پاس ۲۰۰ درم موجود نہین صرف ماسوا درم ہین جو نصاب سی کم ہین اور پانچ درم اوس ۲۰۰ درم مین خدا کے قرضہ کا ہی وہ اسکا نہین ہی ۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس اتنا ہی روپیہ ہو جو اوسکے سال بہر کے خرچ روزمرہ کیواسطے کافی ہو اور کچھہ بچ نہ رہی تو ہرچند وہ کتنا ہی ہو اوسپر زکوٰۃ واجب نہین ہی ۔

مسئلہ رہنے کے مکانون ولڑائیکے ہتیارون جاڑی گرمی کے کپڑون وسواریکی جانورون مین زکوٰۃ نہین ہی ۔

مسئلہ اہل حرفہ کے اون آلات حرفہ مین زکوٰۃ واجب نہین جو بعد کام کرنے کے جیسی کے تیسے رہجاوین مثلا بڑہی کا بسولا و آرا وسوہا وغیرہ اور اون آلات مین جو بعد کام کرنے کے باقی نہین رہتے جیسی دہوبی کے کپڑا دہونیکا صابون واجب ہی ۔

مسئلہ مال نصاب سے کم اور مال عفو مین زکوٰۃ واجب نہین -
مسئلہ مال ضمار مین زکوٰۃ واجب نہین -

تمثیل الف

جو مال کم ہو گئی برس کے بعد ملا ہو اوسمین ایام گمگشتگی کے بابت زکوٰۃ نہین ہی اور اسی طرح اوس مال مین بہی زکوٰۃ نہین جو دریا مین گر گیا ہو و کئی برس کے بعد نکلا ہو -

تمثیل ب

اوس مال پر زکوٰۃ نہین ہی جو چھین کر لیا گیا اور اوسکی چھننے پر گواہ نہون اور اگر گواہ ہون اور اونکی گواہی کے سبب سے وہ مال مالک کو ملجاوی تو بہی جتنے روز مالک کا اوسپر قبضہ نہین رہا اوتنے دنونکے اوسپر زکوٰۃ نہین ہے -

تمثیل ج

چھینے ہوئی جانور مین زکوٰۃ نہین ہی اگرچہ چھینے والا مقر ہو -

تمثیل د

اوس مال پر بہی زکوٰۃ نہین جو جنگل مین گاڑا ہو مگر گاڑنیکی جگہ بہول گئی ہے اور بعد کئی برس کے یاد آگئی ہو -

تمثیل ہ

اوس مال مین بہی زکوٰۃ نہین ہی جو ایسے شخص کے پاس امانت ہو جسکو مالک پہچانتا نہو۔

تمثیل و

اوس مال مین زکوٰۃ نہین ہی جو کسی کو قرض دیا گیا ہو اور قرضدار نے قاضی کے سامنے حلف کرنے سے انکار کیا ہو اور مالک مال کے پاس گواہ نہون بعد اگر دو ایک کے پاس ایسے شخص پن کے گواہ موجود ہو جاوین کہ قرضدار نے بعد انکار کے بہت لوگونکی سامنے اپنے ذمہ اوس قرضہ کے واجب الادا ہونے کا اقرار کیا تو اس صورت مین صرف اوسوقت سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تمثیل ز

اوس مال پر بہی زکوٰۃ نہین ہی جو ظالم سے لیلوٹتا وان کے مالک سے لیا گیا ہو پہر بعد چند سال کے اوسکو ملجاوے۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ مالک کا قرضہ ہو جو منکر ہو تو بقول امام محمد صاحب اگرچہ مالک کے پاس اوسکی گواہی ہو یا قاضی خود اوس قرضہ کو جانتا ہو پہر وہ قرضہ بعد چند سال کے مالک کو وصول ہو جاوے ایام غیر وصول کے زکوٰۃ واجب نہین اور اسی پر فتوے ہے۔

مسئلہ سوائی چاندی سونے روپیہ اشرفی درم دینار کے اور مال مین اگر بوقت خرید یا بوقت منعقد ہونے دیگر عقد معاوضہ کے اگر نیت تجارت کی نہ کیجاوے یا کیجاوے لیکن سال بھر وہ نیت قایم نرہے یا کوئی مال بلا معاوضہ ملجائے بذریعہ ہبہ یا وصیت یا وراثت کے اور اوسمین بوقت ملنے کے تجارت کی نیت کیجاوے یا نہ کیجاوے یا بعد تکمیل ہوجانے خرید یا دیگر عقد معاوضہ کے یا درمیان سال مین نیت تجارت کیجاوے تو زکوٰۃ واجب نہوگی۔

تمثیل الف

اگر غلام بہ نیت تجارت خرید اجاوے اور قبل گذرنے سال کے اوس سے اوس خدمت لینے کی نیت کرلیجاوے اوسمین زکوٰۃ واجب نہین۔

تمثیل ب

اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خرید اجاوے اور درمیان سال مین زوجہ کے مہر مین دیدیاجاوے یا قاتل مقتول کے وارثون سے وہ مال بکر خون کے مقدمہ مین صلح کرلے یا اوس مال تجارت کے مالک عورت ہو اور بدل خلع مین وہ مال شوہر کو دیدے تو اوس مین زکوٰۃ نہین ہے۔

تمثیل ج

اگر کسیکو مال وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ذریعہ سے ملا ہو اوسمین اگرچہ تجارت کی نیت بھی کرلی ہو تو بھی زکوٰۃ نہین ہے۔

مسئلہ موتیون اور جواہرات مین زکوٰۃ نہین ہے۔

مسئلہ جس چیز پر ایک مطالبہ شرعے عاید ہوا وس پر زکواۃ واجب نہین ۔

تمثیل الف

اگر کوئی زمین عشری کو جوتی بوئے او سکے پیداوار مین اگرچہ تجارت کی نیت کرلی ہو زکواۃ واجب نہین ہے ۔

تمثیل ب

اگر کوئی شخص زمین خراجی مول لیوے بہ نیت تجارت اور نہ بووے تو بہی زکواۃ واجب نہین کیونکہ زمین خراجی کسی حالمین خراج سے بری نہین جوتی بوئی جاوے یا نہین اور اوسمین کچہہ پیدا ہو یا نہین ۔

تمثیل ج

اگر کوئی غلہ بیج کا بہ نیت تجارت مول سے پہر اوسکو زمین عشری یا خراجی مین بووے اوسمین زکواۃ واجب نہین ۔

مسئلہ مویشے اگر دودہ پینے یا نسل بڑہانے کو یا بغرض محض پرورش لئے جاوین و نیت تجارت کی نہ کیجاوے پہر وہ مویشی اگر بیدام کے چرائے چرائے نہ جاوین تو اونمین زکواۃ واجب نہین ۔

مسئلہ اگر مویشی بیدام کے چرائے چرائے جاوین یا ایسے چرائی جاوین جس کا دام لگتا ہے یا بیدام کے چرائے بہی چرین اور دام کی بہی یا بیدام کے چرائی چرین مگر سال کا کمتر حصہ تو بہی زکواۃ واجب نہین ۔

تمثیل الف

اگر پورے چھہ مہینے یا زیادہ مویشی گھر باندہ کر کھلائی جاوین تو زکواۃ واجب نہین۔

تمثیل ب

اگر مویشی بہ نیت تجارت خریدی جاوین پہر بعد چندے دوده پینے یا نسل بڑہانے کیواسطے مخصوص کیجاوین اور بیدام کی چرائی چرین اور صرف اوسی چرائی پر کفایت کیجاوے یعنے باندہ کر کہلائی نجاوین تو اوس سال کی زکواۃ واجب نہین اسواسطے کہ نیت تجارت کی سال بہر پورے قایم نہین رہے اور سال کی درمیان مین بیدام کے چرائے جانے لگے۔ اور خریدکی سال پورا ہونے کے وقت تک چرائی کا سال پورا نہین ہوا جس وقت سال ابتدائی تاریخ چرائی سے پورا ہوجایگا اوس وقت البتہ زکواۃ واجب ہوگی۔

تمثیل ج

اگر چرائی کی مویشی اندر سال کے بیچڈالی گئی اگرچہ انقضای سال کے ایکدن ہی پہلے یا مویشیان ہم جنس یا غیر جنس سے بدل ڈالے گئی یا بعوض مال تجارت کے بدلے گئے اور اوسکے پاس نقد روپیہ کچھہ بھی نہین ہے تو زکواۃ واجب نہین الا اوسکے معاوضہ پر زکواۃ کا سال تاریخ بدلنے سے نئے سر سے شروع ہوگا۔

مسئلہ مویشیان وقف اور اون مویشیان مین جو فی سبیل اللہ دی گئی ہون زکواۃ نہین ہے۔

مسئلہ اندہے اور رسنے مویشیون مین زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ گہوڑون اور خچرون اور گدہونین اگرچہ بیدام کی چرائی چرتے ہون زکوٰۃ واجب نہین -

مسئلہ کام کرنیوالی مویشیونین جیسے کہیتی یا کولہو کے بیل زکوٰۃ نہین -

مسئلہ اون مویشیونین زکوٰۃ نہین جو گہر باندہکر کہلائی جاوین بشرطیکہ نیت تجارت سے خریدی نگئی ہون -

مسئلہ بیدام کے چرائی جانورونکی صرف بچونین زکوٰۃ نہین الا اگر اونکی ساتہہ بڑے بہی ہون تو زکوٰۃ واجب ہی -

تمثیل

اگر بیدام چرای کے جانور سب مرجاین صرف اونکی بچے رہجاوین تو اونین زکوٰۃ نہین ہے

مسئلہ ہر قسم اور ہر جنس کے نصاب مین لقدر عفو مین زکوٰۃ نہین ہی یعنی دو نصابونکی درمیان جیسا مال ہو اوسمین زکوٰۃ نہین مگر گای بیل بہم سے آگی ساٹہہ تک مین کہ اوسکا مسئلہ آئندہ بیان ہوگا -

مسئلہ اگر نصاب پر سال گذر کر زکوٰۃ اوسمین واجب ہوجائے بعدہ وہ مال ضایع ہوجائے تو اگرچہ مال موجود ہونیکے وقت زکوٰۃ طلب کرنیوالے سے مالک نے ادائے زکوٰۃ کا انکار بہی کیا ہو زکوٰۃ واجب نہین ہی بلکہ ساقط ہے -

مسئلہ اگر کسی کو مال قرض یا مستعار دیا گیا یا لعوض دوسرے مال تجارت کے بدلا گیا پہر وہ گم ہوگیا تو وہ مال ایسا سمجہا جائیگا کہ ضایع ہوگیا اور اوسمین زکوٰۃ واجب نہوگی -

مسئلہ اگر مالک نصاب اپنے مال نصاب مین مال غصبی ایسا ملا دے کہ تمیز وجدا کرنا غیر ممکن ہو لیکن اوسکے پاس سوای اوس مال مخلوط کے اور اتنا مال نہین ہے

کہ اوسکی ادای دین کو کافی ہو تو ز کوۃ مال مخلوط مین واجب نہین ۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس مال غصبی یا دیگر مال حرام ہو تو اوسپر بابت ادس مال کی زکوۃ واجب نہین ہی ۔

مسئلہ اگر کوئی غاصب مال غصبی کے زکوۃ دی تو درست نہین ہی بلکہ علاوہ اس ناجواری اداے زکوۃ کے وہ غاصب کافر ہو جائیگا ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال حرام سی فقیر کو بامید ثواب کے خیرات دی تو وہ کافر ہے اور اگر فقیر اوسکو حرام جانکر لیوے اور دینے والیکو دعا دے اور وہ آمین کہی تو وہ بہی کافر ہو جائیگا ۔

مسئلہ تغلب کے لڑکونکی مال مین زکوۃ نہین ہی ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب جسپر زکوۃ واجب ہی مرجائی تو اوسکی ترکہ سی اگر وصیت نکر گیا ہو زکوۃ نہ لیجاویگی اگر اوسکا وارث کل مال سی زکوۃ نہ دیوے ۔

مسئلہ جس مالکی زکوۃ مشترک ہو درمیان دو یا زیادہ حصہ دارونکی اوسمین کیسے شریک پر زکوۃ واجب نہین ۔

تمثیل

اگر ایک شخص اسی بکریونکا مالک ہی مگر اسی آدمیونکی شرکت مین یعنی ہر بکری مین وہ آدھے کا حصہ دار ہی تو کسی پر زکوۃ واجب نہین نہ تو اون اسی آدمیون پر جنمین سے ہر ایک آدہی بکری کا حصہ دار ہے اسواسطے کہ آدہی بکری نصاب نہین اور نہ اوس شخص پر جو اسی بکریونمین آدہی آدہی بکریونکا حصہ دار ہے اسواسطے کہ اگرچہ وہ سب حصے آدہے آدہے بکریون کے جمع کرنے سی چالیس بکریان ہوئین مگر ہر شریک کے حصے سی اوسکا حصہ جدا نہین ہو سکتا ہے اسوجہ سے اوسپر بہی زکوۃ نہین ہے

مسئلہ زید نے عمرو کو ہزار روپیہ ہبہ کر کے بعد سال کے پھیر لئے تو زید سے زکواۃ
ساقط ہوگئی اور عمرو سے بھی زید سے تو اسوجہ سے کہ سال گذشتہ اوس نے وہ
روپیہ ہبہ کر دیا وہ اوسکا مالک نہین رہا اور عمرو سے اسوجہ سے کہ اوسکی پاس سے جاتا رہا

حیلہ

جس مال کی زکواۃ نہ دینا ہو اوسکے واسطے مسئلہ سابق سے یہ حیلہ پیدا ہوتا ہی کہ مالک
نصاب اپنا مال سال گذرنے سے ایک روز پہلے اپنے بیٹے کو ہبہ کر دے و بعد گذرنے
سال کے واپس لے تو دونون سے زکواۃ ساقط ہے۔

مسئلہ ایسا حیلہ امام محمد صاحب کے نزدیک مکروہ ناپسند ہے۔

پانچوان باب کس مال مین اور کس اشخاص پر زکواۃ فرض ہے۔

مسئلہ اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خریدا جاوے ہر چند اوسمین زکواۃ واجب
نہین اگرچہ بعد خرید کے تجارت کے نیت ہی کر لیجاوے لیکن اگر اوسکو بیچکر یا اوسکے
عوض وہ مال لیا جاوے جسمین زکواۃ واجب ہے تو اوسمین زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ چاندی سونا درم دینار روپیہ اشرفی و بیدام کے چرائی والے مویشی
مین ہر صورتمین زکواۃ واجب ہے تجارت کے اوسمین نیت کیجاوے یا نہین اور
چاہے انہین سے کوئی شئے مالک کو بذریعہ تجارت کے حاصل ہوئی ہو یا بذریعہ
ہبہ یا وصیت یا وراثت وغیرہ یعنے چاہے دام دیکر اوس نے پائے ہون یا بیدام اوسکے

مسئلہ جو مال تجارت کے سبب سے خریدا جاوے اوسپر زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی مال کسیکو بذریعہ وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ملا ہو اوسکو اگر بہ نیت
تجارت کے بیچ کرے تو اوسمین زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص موتی یا جواہرات کو جسمین زکواۃ نہین ہے بیچکر اوسکے معاوضہ مین بہ نیت تجارت کی نیت کریگا تو زکواۃ واجب ہوگی

مسئلہ اگر زمین عشری بہ نیت تجارت خریدی جاوے اور وہ زمین جوتی بوئی نجاوے تو زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بیج غلہ کا بہ نیت تجارت خرید کرے اور اوسکو اپنی زمین مملوکہ مین بوئے جسمین عشر یا خراج نہین ہے تو پیداوار مین زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ مویشی اگر بہ نیت تجارت خریدی جاوین تو اوسمین زکواۃ واجب ہوگی خواہ بیدام کی چرائی چرین چاہے دام کی یا گھر باندہ کر کہلائی جاوین۔

مسئلہ مویشی اگر تجارت کے سبب سے خریدی نجاوین بلکہ نسل لینے کو یا دودہ پینے کو یا محض پالنے کو بیدام کی چرائی چرائی جاوین تو اوس پر زکواۃ واجب ہوگی بشرطیکہ پورے سال بہر تک یا سال کا زیادہ حصہ یعنے چھہ مہینے سے زیادہ چرائی گئی ہون اور اوسی چرائی پر کفایت کیجاوے گھر باندکر نہ کہلائی جاوین۔

مسئلہ اگر چرائی کے مویشی سال کے اندر اگرچہ سال سے ایک دن بہی کم بیچڈالے ہم جنس یا غیر جنس سوائم یا مال تجارت سے بہ نیت تجارت اور رکہے پاس اسکے علاوہ نقد روپیہ بہی ہو بقدر نصاب کے تو قیمت سوائم اوس نقد روپیہ کے ساتہ شامل کرکے زکواۃ دیجاویگی تاریخ بیچنے یا بدلنے سے نیا سال شروع ہوگا

مسئلہ اگر بعد گذرنے سال کے مال نصاب کچہہ ضایع ہوجائے اور کچہہ باقی رہے تو باقی پر زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال نصاب کو سال گذرنے کے بعد دیدہ و دانستہ ضایع کردے تو ضایع کئے ہوئے مال کی زکواۃ واجب ہے۔

مسئلہ مال تجارت یا بیدام کے چرائی والے مویشی کو مال غیر تجارت سے یا غیر سوائم سے

بدلا کرنا گویا اوس مالکو ضایع کرنا ہی پس اوس مال تجارتی یا سوایم پر بہی زکوٰۃ واجب ہوگی بطور تاوان سکے -

مسئلہ جو مال تجارتی کسی سی چہین کر لیا ہو یا بوجہ ناجائز دیگر حاصل کیا ہو اوسپر زکوٰۃ نہین دینا چاہیی بلکہ وہ کل مال اپنے سے علیحدہ کرنا چاہین -

مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کیا ہوا اپنے مال سی ایسا ملا دے کہ تمیز وجدا کرنا دونو کا غیر ممکن ہو تو کل مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک بشرطیکہ مالک نصاب مذکور کے پاس اس مال مخلوط کے سیوا اور اتنا مال ہو کہ اوسکی اداے دین کیواسطے (اگر کچہہ ہو) کافی ہو -

مسئلہ مال مخلوط مذکور یا مال ضایع کیے ہوئے پر زکوٰۃ واجب ہونے کا جو حکم ہی دراصل وہ زکوٰۃ نہین ہی بلکہ زکوٰۃ کا تاوان ہی کیونکہ جو کوئی اپنے مال طیب کے ساتہہ (جسپر زکوٰۃ واجب ہے) مال حرام ایسا ملا دی کہ تمیز وتفریق نہو سکے وعلیحدہ کرنا غیر ممکن ہو تو اوسنے گویا کہ مال طیب ضایع کر دیا کیونکہ تعداد صحیح اوسکی معلوم نہین ہو سکتی جسپر زکوٰۃ دیجاوے تو جب مال ضایع کر دیا تو اوسکی زکوٰۃ (جو اللہ کا حق ہی) وہ بہی ضایع کر دیا لہذا اللہ تعالے کیطرف سی اوسپر اوس زکوٰۃ ضایع کی ہوئی کا تاوان عائد کیا گیا جو اوس کل مالکی زکوٰۃ سے زائد نہو -

مسئلہ اگر کوئی مالک جسپر زکوٰۃ واجب ہی وصیت کرکے مرجاوے یا اوسکے وارث کل مال سی زکوٰۃ ادا کرین تو وہ لینا جائز ہے -

مسئلہ پیشہ والونکے اوزارون مین جو بعد کام کرنے کے خود نہین باقی رہتے ہین بلکہ اونکا اثر باقی رہجاتا ہی زکوٰۃ واجب ہے -

مسئلہ اگر کسی کو شک ہو کہ اوسنے اپنے مال کی زکوٰۃ دی ہی یا نہین تو یہ سمجہنا چاہیی کہ نہین دی ہی اسوجہ سے احتیاطاً زکوٰۃ دینا چاہیی -

چھٹوان باب کس قسم نصاب مین کس قسم کی زکوۃ دینا چاہیے

مسئلہ اگر مال نصاب مین عین و دین دونون ملے جلے ہون تو زکوۃ مین عین دینا چاہئے۔

مسئلہ عین کی زکوۃ مین دین دینا درست نہین اسیطرح دین کی زکوۃ مین بہی دین دینا درست نہین الا جب کل دین ساقط کردیا جاوے۔

تمثیل

زید مالک نصاب کا دوسو درم قرضہ عمرو کے ذمہ واجب الادا ہی جو محتاج ہی اسمین پانچرو پیہ زکوۃ کا ہوا اور زید نے اپنا بالکل قرضہ دوسو درم عمرو کے ذمہ سی ساقط کردیا یعنی کل دوسو درم عمرو کو معاف کردیا بس یہ معاف کردینا بہی درست ہی اور زید کے ذمہ سے زکوۃ بہی ساقط ہوگی واگر زید صرف پانچرو پیہ زکوۃ کا عمرو کے ذمہ سے ساقط کردیتا اور باقی ۱۹۵ درم اوسکی ذمہ واجب الادا باقی رکہتا تو معاف کرنا درست ہوجاتا لیکن اوسکے ذمہ سی زکوۃ دوسو درم کے ساقط نہوئی زید کو پانچرو پیہ خیرات کرنے کا ثواب ہوتا لیکن زکوۃ ادا نہوتی زکوۃ مین پانچ درم پہرسے دینا پڑتا کیونکہ زکوۃ مین مستحق کو وہ مال دینا چاہیی جو اوسکو زیادہ نفع دیتا ہو اور اسمین کوئی شک نہین ہے کہ عین بہ نسبت دین کے محتاجون کو زیادہ نفع دیتا ہی۔

حیلہ

اگر زید کو منظور ہو کہ دین کی زکوٰۃ نقد ندے اپنے قرضہ ہی مین سے منہا کر دے تو صورت مذکور مین پانچ درم نقد عمرو کو بہ نیت ادائے زکوٰۃ کے دے پھر وہ درم اپنے دیئے ہوئے عمرو سے اپنے قرضہ مین لے لیوے۔

مسئلہ مکان یا دوکان یا اراضی یا مویشی وغیرہ کا کرایہ جبتک واجب الادا ذمہ کرایہ دار ہو وسوقت تک مالک کی ملکیت اوس کرایہ مین نہین ہے جس تاریخکو واجب الادا ہو جاوے اوسی تاریخ مالک کی ملکیت بہ نسبت اوسکے پیدا ہو جاتی ہے پھر اگر وہ کرایہ وصول ہو جاوے تو وہ عین ہے نہین تو دین پھر نوع وہ کرایہ تاریخ واجب الادا کو مالک کی ملکیت مین داخل ہو جاتا ہی اور جسطرح عین و دین کی زکوٰۃ دینے کا قاعدہ ہی اوسی طرح اوسکی زکوٰۃ دیجاویگی۔

تشریح

کرایہ مکان یا دوکان وغیرہ کا اگر ماہواری ہو تو مہینہ گذرنے کیوقت واجب الادا ہوتا ہی اور اگر سالانہ ہو یا اراضی کا کرایہ ہو جسکو لگان کہتے ہین سال گذرنے پر واجب الادا ہو جاتا ہے اور اگر بطور قسطبندی موعود ہو تو قسط گذرنے کیوقت سے واجب الادا ہوتا ہی بالجملہ کرایہ یا لگان وغیرہ کے ادا کرنے کا کرایہ دار یا اسامی جسطرح اقرار ہو مطابق اوس اقرار کے واجب الادا ہوتا ہے قبل حاصل ہونے ملکیت مالک کے یعنی قبل تاریخ واجب الادا کے اوسپر زکوٰۃ واجب نہین ہوتی ہے زکوٰۃ کا سال کرایہ تاریخ واجب الادا سے شروع ہو جاتا ہے تاریخ تقرر کرایہ سے نہین پھر اگر اوسی تاریخ کو وصول ہوتا جاوے تو عین کی زکوٰۃ کیطرح اور اگر باقی پڑتا جاوے تو دین کی زکوٰۃ کیطرح اوسیطرح انہین شرائط کے ساتھ سال کا حساب کرکے سال پورا ہونے پر اوسکی زکوٰۃ دیجاوے۔

مسئلہ مال نصاب مین زکوٰۃ دینے کو اوسی مال کا ایک حصہ اوسقدر جو شرع نے مقرر کر دیا ہی یعنی چاندی سونے مین چالیسوان حصہ اور مویشیون مین جو اوسکے حصص یا اور چیز زکوٰۃ دینے کو شرع مین ٹہرائی گئی ہی اور جسکا مذکور آئندہ ہوگا دینا چاہئے۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ مین اوسکی قیمت دیجاوے تو اوس نرخ کے مطابق دیجاوے جسدن زکوٰۃ واجب ہوئے یعنے جبدن سال پورا ہوا نہ اوس دن کے نرخ سے جسدن زکوٰۃ یا قیمت اوسکی دیجاوے۔

مسئلہ زکوٰۃ مین قیمت دیجانیکی صورتین قیمت اوس شہر کے نرخ سے دیجاوے جس شہر مین مال ہو و اگر جنگل مین مال ہو تو اوس شہر کے نرخ سے جو اوس جنگل کے قریب ہو جہان ہی۔

مسئلہ اگر نصاب مین ہر طرحکا یعنی ہر درجہ کا مال ہو تو اوسط درجہ کا مال زکوٰۃ مین دینا چاہئے و اگر کل مال اعلےٰ درجہ کا ہو تو زکوٰۃ مین اعلےٰ سے درجہ کا مال دینا لازم ہے۔

مسئلہ اگر نصاب مین اوس عمر کا جانور یا اوس صفت کا مال نہو جو واجب ہے یا ہو مگر دیا نجائے تو اوسنے درجہ کا جانور یا مال دیا جاوے مع قیمت جانور یا مال واجب کے یا اعلےٰ درجہ کا جانور دیا جاوے اور جانور یا مال واجب سے کم قیمت کی کمی اوس مستحق سے جسکو زکوٰۃ دیجاوے پہیر لیجاوے۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ مین چار بکریان اوسط واجب ہون لیکن تین ایسی موٹی بکریان دیجاوین جنکی قیمت چار اوسط بکریونکی برابر ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ چاندیکی زکوٰۃ مین چاندی اور سونے کی زکوٰۃ مین سونا دینا درست ہی لیکن اگر چاندی کی زکوٰۃ جسقدر ہو اوسے قدر قیمت کا سونا دیاجاوے

یا سونے کی زکوٰۃ میں جسقدر سونا ہو اوسکی قیمت کی چاندی دیجاوے تو جائز ہی

مسئلہ اگر چاندی یا سونے مین کسی چیز کا میل مثل تانبے وغیرہ کے ہوئیں اگر چاندی یا سونا اوس غش یعنی میل سونے پر غالب ہو تو اوس سونے یا چاندے مغشوش یعنی میل کی ہوئی کا حکم وہی ہی جو خالص سونے یا چاندی کا ہے اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے مین نیت تجارت کی شرط نہین واگر اوس سونے یا چاندی کے غش یعنی میلونے پر وہ چاندی یا سونا غالب نہو بلکہ وہ غش ہے غالب ہو تو اوسکا حکم مثل دیگر مال کے ہی اوسکی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر جیسا مال تجارت کی قیمت لگائی جاتی ہے زکوٰۃ دیجاوے اور اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے کے واسطے نیت تجارت کی شرط ہو و نیز اگر غش چاندی یا سونے غالب ہو تو اگر وہ چاندی یا سونا ایسا ہو کہ اگر اوس سے غش جدا کیا جاوے تو وہ چاندی یا سونا کم سے کم نصاب ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی واگر نصاب نہو بلکہ کم ہو تو اگر مالک کے پاس اوسقدر کمی پورا کرنیکے قدر اور مال ہو تو کمی پوری کرکے اوسپر زکوٰۃ دیجاوے یا اگر جس چاندی یا سونے کا غش اوسپر غالب ہو اور وہ چاندی یا سونا مغشوش قیمت رائج الوقت ہو اور وہ اوس نصاب کے برابر ہو جسپر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو بھی زکوٰۃ سونے یا چاندی سے واجب ہوگی یعنی چاندی یا سونا زکوٰۃ مین دیا جاوے۔

مسئلہ اگر سونے یا چاندی کا غش سونے یا چاندیکی برابر ہو تو بھی چاندی یا سونے سے اوسکی زکوٰۃ دیجاوے احتیاطاً۔

مسئلہ اگر سونے اور چاندیکا میل ہو تو اگر سونا چاندیسے زیادہ ہی تو وہ سونا ہے واگر چاندی سونے سے زائد ہی تو وہ چاندی ہی۔

ایسی صورتین اگر اوسمین کا سونا نصاب کو پہونچے تو زکوٰۃ کل سونے کی دیجاوے
و اگر چاندی نصاب کو پہونچے تو اوسکی زکوٰۃ چاندسے دیجاوے ۔

تشریح

سونے و چاندی کی میل کی تین صورتین ہین ایک یہ کہ سونا غالب ہو دوسرے یہ کہ
چاندی غالب ہو تیسرے یہ کہ دونو برابر ہون اور ہر ایک مین ان تینون صورتونسی
چار چار صورتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ ہر ایک اس چاندی و سونے مخلوط سے
بقدر نصاب ہو دوسرے یہ کہ فقط سونا بقدر نصاب ہو تیسرے یہ کہ فقط چاندی
بقدر نصاب ہو چوتھی یہ کہ کوئی بھی ان دونومین بقدر نصاب نہو پس تین کو
چار کے ساتھہ ضرب کرنے سے بارہ صورتین پیدا ہوتی ہین ان بارہ صورتونمین
سے چھہ صورتونمین اوس مال مغشوش کا حکم سونے کا ہے و ایک صورتین چاندی کا
حکم ہے اور تین صورتونمین زکوٰۃ ہی واجب نہین ہے اور دو صورتوتین محض
احتمالی ہین اونکا وجود نہین بلکہ غیر ممکن ہین ۔
واضح ہو کہ وہ چھہ صورتین جسمین چاندی و سونے مخلوط کا حکم سونے کا ہے یعنے
مخلوط بمنزلہ سونے کے ہے حسب ذیل ہین ۔

۱ چاندی و سونے کا میل و غالب سونا اور دونومین سے ہر ایک بقدر نصاب
۲ چاندی و سونے کا میل و غالب چاندی و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۳ چاندی و سونے کا میل دونون برابر و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۴ چاندی و سونیکا میل و غالب سونا و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۵ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۶ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔

وایک صورت جسمین مخلوط کا حکم چاندی کا ہے یہ ہے کہ سونے وچاندی کا میل اور غالب چاندی وفقط چاندی بقدر نصاب ۔

وہ تین صورتین چاندی وسونے مخلوط کے جنمین زکوٰۃ واجب نہین ہے حسب ذیل ہین ۔

۱ سونے وچاندی کامیل وغالب سونا وکوئی بہی نصاب نہین ۔

۲ سونے وچاندیکامیل وغالب چاندی وکوئی بہی نصاب نہین ۔

۳ سونے وچاندیکامیل ودونون برابر وکوئی بھی نصاب نہین ۔

وہ دوصورتین چاندی وسونے مخلوط کے جوغیر موجود بلکہ ناممکن ہین حسب تفصیل ذیل ہے ۔

۱ سونے وچاندی کامیل وغالب سونا وفقط چاندی بقدر نصاب کے

۲ سونے وچاندیکامیل ودونون برابر وفقط چاندی بقدر نصاب کے

ساتوان باب زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت

مسئلہ سال جسوقت پورا گذرجاوے زکوٰۃ ادا کرنا فوراً واجب ہے بلاعذر دیر کرنے سے مزکی گناہگار ہوتا ہے اور اوسکی شہادت شرعاً جائز نہین ہوتی ہے یعنی وہ شرعاً مردود الشہادت ہوجاتا ہے ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب بردرمیان سال ہین قرضہ ہوجاوے لیکن قبل گذرنے سال کے ادا بہی ہوجائے پس اگر قرضہ مال کے برابر ہو یا زیادہ تو سال زکوٰۃ کا اوسوقت سے شروع ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا و اگر قرضہ مال سے کم ہو تو اوسقدر مال کا سال (جتنا قرضہ کے برابر ہے) اوسوقت سے شروع

ہو گا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا اور جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہی یعنی جسقدر قرضہ مال سے کم ہے اوسیقدر مالکی زکوٰۃ کا سال اوسی تاریخ سے شروع ہو گا جس تاریخ مال حاصل ہوا یعنی قرضہ کو اوسکے بتبدیل تاریخ مین کچہہ دخل ہی نہین ہے ۔

تشریح

جب مالک نصابکی پاس مال ہی ہوا اور درمیان سال مین اوسکے ذمہ کچہہ قرضہ بہی ہوجاوے تو اوسکی تین ۳ صورتین ہین ۔

۱ جسقدر مال اوسی قدر قرضہ ۔

۲ مال قرضہ سے زیادہ ۔

۳ مال قرضہ سے کم ۔

تینون صورتونمین قرضہ کی قدر مالکو واسطے شرعاً یہ حکم ہے کہ گویا اوتنا مال ضائع ہو گیا مالک کی ملکیت مین نہین رہا پس پہلے و تیسرے صورتین شرع یہ حکم دیتی ہی کہ مال جسپر زکوٰۃ بعد سالکی واجب ہوتی درمیان سال مین بالکل ضائع ہو گیا اور اوسکی زکوٰۃ مالک کے ذمہ سے ساقط ہو گئی پہر جب قبل پورے ہونے سالکی وہ قرضہ جب ادا ہو جائے اوسوقت شرع یہ حکم دیتی ہے کہ گویا وہ مال اب اوسکو ازسرنو حاصل ہو گیا پس اوسی تاریخ ادا ہو جانے قرضہ سے اوس مال کے زکوٰۃ کا سال شروع ہو گا جس تاریخکو وہ قرضہ اوسکا ادا ہوا یعنی وہ مال گویا اب اوسکو حاصل ہوا اور دوسرے صورتین یہ حکم ہے کہ قرضہ کیسقدر گویا مال ضائع ہوا اور باقی موجود ہے تو جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہے اوسقدر مالکی زکوٰۃ ادا کرنیکا سال اوسیوقت سے شمار کیا جائیگا جس تاریخکو وہ حاصل ہوا تہا اور جسقدر مال (قرضہ کے قدر) بمنزلہ ضائع ہونیکے ہے اوتنا مال گویا بوقت ادا ہونے

ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا اور جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہی یعنی جسقدر قرضہ مال سے کم ہے اوسیقدر مالکی زکوٰۃ کا سال اوسی تاریخ سے شروع ہوگا جس تاریخ مال حاصل ہوا یعنے قرضہ کو اوسکے بتبدیل تاریخ مین کچھہ دخل ہی نہین ہی ۔

تشریح

جب مالک نصابکی پاس مال بہی ہو اور درمیان سال مین اوسکے ذمہ کچھہ قرضہ بہی ہو جاوے تو اوسکی تین ۳ صورتین ہین ۔

۱ جسقدر مال اوسی قدر قرضہ ۔

۲ مال قرضہ سے زیادہ ۔

۳ مال قرضہ سے کم ۔

تینون صورتونمین قرضہ کی قدر مالکی واسطے شرعًا یہ حکم ہے کہ گویا اوتنا مال ضائع ہوگیا مالک کی ملکیت مین نہین رہا پس پہلے و تیسرے صورتین شرع یہ حکم دیتی ہی کہ مال جسپر زکوٰۃ بعد سالکی واجب ہوتی درمیان سال مین بالکل ضائع ہوگیا اور اوسکی زکوٰۃ مالک کے ذمہ سے ساقط ہوگئی پہر جب قبل پورے ہونے سالکی وہ قرضہ جب ادا ہو جائے اوسوقت شرع یہ حکم دیتی ہے کہ گویا وہ مال اب اوسکو از سر نو حاصل ہوگیا پس اوسی تاریخ ادا ہوجانے قرضہ سے اوس مال کے زکوٰۃ کا سال شروع ہوگا جس تاریخکو وہ قرضہ اوسکا ادا ہوا یعنے وہ مال گویا اب اوسکو حاصل ہوا اور دوسرے صورتین یہ حکم ہے کہ قرضہ کیقدر گویا مال ضائع ہوا اور باقی موجود ہے تو جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہے اوسقدر مالکی زکوٰۃ ادا کرنیکا سال اوسیوقت سے شمار کیا جائیگا جس تاریخکو وہ حاصل ہوا تہا اور جسقدر مال (قرضہ کے قدر) بمنزلہ ضائع ہونیکے ہے اوتنا مال گویا بوقت ادا ہونے

پہلی زکوٰۃ اسوجہ سے ساقط ہے کہ پورے سال بہ نیت تجارت کی قایم نہین ہی پس چرائی کی زکوٰۃ صرف اوسکے ذمہ واجب ہوگی اور اوسکا سال تاریخ آغاز چرای سے شروع ہوگا۔

مسئلہ جو مال مالک کو درمیان سال مین حاصل ہو اگرچہ بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت کے پس اگر اوسکے پاس ورمال اسکے سیوا پہلے سے رہا ہو تو اس مال جدید کے زکوٰۃ اوسکے ہجنس مال کے ساتھہ ملاکر اوسی سال کی ختم ہونے کیوقت جو مال سابق کا سال ہے دیجاویگی اس مال جدید کا سال تاریخ وصول اس مال جدید سے شمار نکیا جاویگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص پہلے سے مالک نصاب ہو یعنی یا تو پہلے سے اوسکے پاس کچھہ بھی مال نہو یا ہو مگر نصاب کی قدر نہو تو جسوقت اوسکو مال جدید حاصل ہو یا جسوقت یہ مال جدید مال سابق سے ملکر پورا نصاب یا زائد نصاب سے ہو جاوے اوسوقت سے زکوٰۃ کے سال کا حساب شروع ہوگا اور اوسوقت سے حساب کر کے جسوقت سال پورا ہو جائیگا زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تمثیل

زید کو یکم محرم ۱۳۰۶ سنہ کو ۲۰۰ درم حاصل ہوئے اور آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ مذکور تک ۱۰۰۰۰ درم ہو گئے اسطور پر کہ ۵۰۰ درم صفر مین ۱۰۰۰ درم ربیع الاول مین ۱۰۰۰ درم ربیع الثانی مین ۴۰۰ درم جمادی الاولی مین اوسکو ملے اور اسی طرح متفرق دراہم اوسکو ملتے گئے کہ آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری تک

۱۰۰۰ پورے ہو گئے تو ہر رقم وصول شدہ کا سال علیحدہ تاریخ وصول اوس رقم سے شمار نکیا جائیگا بلکہ پہلی رقم ۲۰۰ درم نصاب ہے جس تاریخکو اوسکا سال پورا ہوگا مثلاً آخر ذیحجہ ۱۳۰۶ھ ہجریکو اوسی تاریخکو سب قوم کا سال پورا ہونا سمجھا جائے گا اور سب قوم ملاکر شروع محرم ۱۳۰۷ھ کو زکوۃ سب ۱۰۰۰ درم کے بشرطیکہ سب شرائط اور بھی موجود ہون اور کوئی مانع نہو ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر شروع محرم ۱۳۰۶ھ ہجری مین اوسکے پاس کچھہ نہین تھا یا تھا لیکن ۲۰۰ درم سے کم تہا مثلاً ۱۰۰ درم تھے اور صفر مین کچھہ نہین ملا پھر ربیع الاول مین اوسکو ۱۰۰ درم ملے تو پہلی صورت مین اب بھی اوسکے پاس نصاب کی قدر نہین ہوا اسوجہ سے ربیع الاول سے بھی زکواۃ کا سال شروع ہوگا اور دوسری صورت مین اوسکے پاس ۲۰۰ درم ہوگئے اب وہ ربیع الاول مین نصاب کا مالک ہوگیا لہذا ربیع الاول سے زکواۃ کا سال شروع ہوگا اب بعد اسکے آخر صفر ۱۳۰۷ھ تک جسقدر رقوم متفرق اوسکو حاصل ہوجاوین اوسی آخر صفر ۱۳۰۷ھ ہجری تک رقوم ایسے رقم ۲۰۰ کے ساتھہ حساب کرلیجاوین اوسمین سے بعد منہائے قرضون اور مصارف ضروری کے جو بچے اوسمین یکم ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ہجری سے زکواۃ ادا کرنا واجب ہوگا اور پہلی صورت مین مثلاً اوسکو ربیع الثانی مین ۲۰۰ درم ملے تو اس مہینہ مین اوسکے پاس نصاب پوری ہوگئی پس اس صورت مین جسقدر رقوم اوسکو آخر ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ہجری تک حاصل ہوگئے ہون آخر ربیع الاول مذکور تک جمع کرکے شروع ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ مین زکواۃ ادا کرے ان کل دراہم کا سال یکم ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ ہجری سے شروع ہوگا اور ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ مین اوسکی زکواۃ واجب ہوگے

اس تاریخکو یہ سب رقوم یکجا کرکے کل کے زکواۃ یکجا ادا کیجاوے۔
مسئلہ دوکانات و مکانات و اراضی و گاڑی و گھوڑے وغیرہ اشیاء کے
کرایہ کے کرایہ ماہواری یا سالانہ قسطبندی یا بلاقسطبندی کے زکواۃ کا بھی
یہی حکم ہے یعنی وہ زر نقد ہو کہ سال مین متفرق وصول ہوتا ہے اسی مسئلہ سے
اوسکی زکواۃ کا مسئلہ بھی سمجھا جاسکتا ہے۔
مسئلہ اگر شروع سال مین مالک نصاب کے پاس پورے نصاب ہو مگر
درمیان سال مین کم ہوجائے اور آخر سال مین پھر پوری ہوجاوے تو
نقصان درمیانی کا اعتبار نہین تاریخ اول وصول اوس مال نصاب سے
سال زکواۃ کا شروع ہوگا۔
مسئلہ اگر کسی کے پاس مال نصاب ہو لیکن سال کے درمیان مین یعنے
قبل گذرنے سال کے ضایع ہوجاوے تو اگر اصل مال نصاب ضائع
شدہ مین سے کچھہ بھی ہاتھہ لگ جاوے پس اگر کچھہ اور مال اگرچہ بذریعہ ہبہ
یا وصیت یا وراثت کے حاصل ہو تو اس مال جدید کو اوسی مال ضائع شدہ
ہاتھہ لگے ہوئے کے ساتھہ ملاکر اوسی کے سال پورا ہونے کے وقت
زکواۃ دیجاوے نہین تو اس مال جدید حاصل شدہ کا سال بھی جدید ہوگا
یعنی اوسکے حاصل ہونے کے تاریخ سے جب سال پورا ہوجائیگا تو اوسوقت
زکواۃ واجب ہوگی۔
مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس نقد اور سوائم ہون اور وہ نقد کے
زکواۃ ادا کرکے اوس نقد سے سوائم خریدے تو ان سوائم خریدہ کے
زکواۃ اوسکے سوائم کے ساتھہ نہین ملائی جاویگی بلکہ اون سوائم نو خریدکے
زکواۃ کا سال اونکی خرید کے تاریخ سے شروع ہوگا اوس کے پورے ہونے پر

وقت اوسکی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگرکسی کے پاس ایسے دو نصاب ہون جنکی زکوٰۃ ایک ساتھہ نہین دیجاسکتی ہی یعنے اونکی زکوٰۃ اداکرنے کا سال ایک نہین ہے پس اگر درمیانین سال کے اورکوئی مال اوسکو حاصل ہوجاوے تو اوس مال جدید کے زکوٰۃ اوس مالکی زکوٰۃ کے ساتھہ میلاکر دینا چاہیے جسکا سال اون دونون سے پہلے گذرجائے۔

مسئلہ مالک نصاب کو لازم ہے کہ ہر نصاب کا منافع اوسی مال کے ساتھہ ملاکر زکوٰۃ دیوے جسکے ساتھہ اوسکا اصل مال ملاکر زکوٰۃ دی ہے اور اوسکی زکوٰۃ کے اداکا وہی وقت ہے جو اصل کے زکوٰۃ اداکرنے کا وقت ہی

مسئلہ اگرکوئی مالک نصاب غلہ یاپہل کے زکوٰۃ جو زمین عشری یاخراجی مین نہین بلکہ اپنی زمین مملوکہ مین لو یا یا لگا یا گیا ہو قبل اوگنے یا پہلنے کے اداکردے تو جائز ہی۔

مسئلہ دین کے زکوٰۃ بہی جبکہ وہ نصاب ہو اور اوسپر سال گذرگیا ہو فوراً سال گذرتے ہی واجب ہوجاتی ہے لیکن اوسکا اداکرنا فوراً واجب نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے وصول ہونے پر اوراوسے وصول ہونیکے ترتیب سی واجب ہوتا ہی۔

تشریح

دین تین قسم ہین۔

۱ دین قوی وہ دو دین ہین ایک قرضہ دوسری کسی قرضدار کے

دوسرا معاوضہ مال تجارت کا جوکسی کے ذمہ باقی ہو۔

اوسکا یہ حکم ہی کہ ہر چالیس درم وصول ہونیکے وقت ایک درم ادا کیا کرے یعنی جب چالیس درم وصول ہونیکے نوبت پہونچے تب ایکدرم زکوٰۃ ادا کرے پہر جب دوبارہ چالیس درم وصول ہونیکے نوبت آدے پہر ایک درم ادا کرے اسی طرح جب بالکل دین وصول ہوجائے گا تب بالکل زکوٰۃ ادا ہوجائیگی۔

۲ دین متوسط یعنی دین قوی سے قوت مین کمتر اور دین ضعیف سے قوت مین زیادہ وہ معاوضہ مال غیر تجارتی کا ہی جوکسی کے ہاتھہ بیچا گیا ہو۔ اور قیمت اوسکی خریدار کے ذمہ باقی ہو مثلاً سوائم کے قیمت یا خدمت کے غلام کے قیمت یا استعمال کے ظروف کی قیمت جو خریدار کے ذمہ باقی ہے اوسکی زکوٰۃ اسطرح ادا کیجا وے کہ جب ۲۰۰ درم وصول ہونے کے نوبت پہونچے تب پانچ درم ادا کرے اسی طرح ہر ۲۰۰ درم وصول ہونیکے وقت پانچ پانچ درم ادا کیا کرے جبتک بالکل دراہم وصول ہوجاوین اور بالکل زکوٰۃ ادا ہوجائے۔

۳ دین ضعیف جوکسی مال تجارتی یا غیر تجارتی کا معاوضہ نہو مثلاً زوجہ کا مہر یا بدل کتابت یا بدل خلع۔

اوسکی زکوٰۃ اوسوقت دینا چاہیے جب اوس دین مین سے دوسو درم وصول ہوکر تاریخ وصول سے سال گذرجائے الا اگر مالک دین ضعیف کے پاس بوقت وصول ہونے دوسو درم کے اور بھی مال ہو اور اوس مال کے زکوٰۃ کے ساتھہ اس دوسو درم وصول شدہ کے بھی زکوٰۃ قبل گذرنے

سال سکے دیوے تو خواہ نخواہ گذرا تنا سال کا اس دین سکے زکوٰۃ اوا کرنیکے واسطے ضرور نہین ہے ۔

استثنا

اس مسئلہ کے حکم سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ اگر دیون مذکورہ دلون مذکورہ ایکمشت وصول ہو جاوین تو بہی زکوٰۃ بطور اقساط مذکورہ ادا کرے ۔
مسئلہ اگر عورت ۱۰۰۰ درم مہر کے پاوے اور بعد سال سکے اوسکو نصف مہر یعنی ۵۰۰ درم بوجہ طلاق قبل صحبت سکے پہیر دینا پڑے تو ۵۰۰ درم پہیر دئے ہوئے کی زکوٰۃ اوس عورت کے ذمہ رہیگی اگر اوس عورت سنے اوسکی بہی زکوٰۃ ادا کردی ہو تو وقت پہیرنے ۵۰۰ درم کے نصف زکوٰۃ کے پہیر پانیکے شوہر سے مستحق ہوگی ۔

آٹھوان باب نصاب کی زکوٰۃ کیونکر اور کن شرائط کے ساتھہ دیجاوے

مسئلہ مال تجارت کی قیمت چاندی یا سونے کے ساتھہ جو مالک سکے پاس ہو ملا کر ایک ساتھہ حساب کرکے زکوٰۃ دیجاوے ۔
مسئلہ زکوٰۃ کے حساب کے واسطے چاندی کی قیمت سکے ساتھہ اور سونیکی قیمت چاندی کی قیمت سکے ساتھہ ملا کر حساب کیا جاوے امام ابوحنیفہ صاحب سکے نزدیک ۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس ۱۰۰ درم اور ۱۰ دینار ہون اور دس دینار کی قیمت ایکسو چالیس ۱۴۰ درم ہون تو دونون کے قیمت ملاکر ۲۴۰ درم ہوئے جسکی زکوٰۃ چھہ درم واجب ہونگی ۔

مسئلہ اگر دو شریکون کے حصّے جدا جدا نصاب ہون اور دونون ملکر زکوٰۃ دین تو جسقدر ایک شریک کو دوسرے شریک سے زیادہ دینا پڑا ہو اُتنا دوسرے شریک سے پہیر لیوے ۔

تمثیل

زید اور عمرو کے پاس بلا اشتراک ۱۲۳ بکریان ہین زید کے ۴۱ بکریان جو ۱۲۳ کی ایک تہائی ہی اور عمرو کے ۸۲ بکریان ہین جو ۱۲۳ کے دو تہائی ہے اور دونون حصّے جدا جدا ہی نصاب ہین پہلے ۴۱ بکریونمین نصاب بکریونکی (۴۰ بکریان) پوری کرکے ۱ بکریان عفو ہین کیونکہ دوسرے نصاب (۱۲۱) کی حد تک نہین پہونچی اور دوسری ۸۲ بکریون مین بکریونکی نصاب (۴۰ بکریان) پورے کرکے ۴۲ بکریان عفو ہین کیونکہ بکریون کے دوسری نصاب (۱۲۱) کے حد تک نہین پہونچی بہر نوع دونون حصون مین جدا جدا زکوٰۃ ایک ایک بکری ہی پس دونون نے زکوٰۃ بشرکت دو بکریان دین پس زید دو تہائی زکوٰۃ کا عمرو سے واپس کرکے اور عمرو ایک تہائی عمرو پہیر لیوے ۔

تشریح

زید کا حصّہ ایک تہائی ہی تو اوسکے پورے حصّہ کی زکوٰۃ کے ایک تہائی ہونا چاہیے

اور عمرو کا حصہ دو تہائی ہو تو اوسکے حصہ کی زکوٰۃ بھی پوری زکوٰۃ کی دو تہائی
ہونا چاہیئے پس گویا کہ دو بکریون کا ایک تہائی زید کیطرف سے دیا گیا اور
دو تہائی عمرو کیطرف سے دیا گیا تو مال مشترک مین سے زید کا زکوٰۃ مین ایک
تہائی گیا اور عمرو کا دو تہائی تو عمرو دو تہائی زکوٰۃ کا زید کو دے اور عمرو کا
زکوٰۃ مین دو تہائی گیا کیونکہ اوسکا حصہ مال کا دو تہائی تہا تو پوری زکوٰۃ
مین سے یعنی دو بکریونمین سے دو تہائی عمرو کیطرف سے دیگئی ایک تہائی بچا
جو زید کیطرف سے دیا گیا تو زید ایک تہائی عمرو کو دے پس دو تہائی زکوٰۃ کا یانی
قیمتی زید کا عمرو کے ذمہ ہوا اور ایک تہائی یا قیمتی عمرو کا زید کے ذمہ قرار
پایا لہذا زید کے یافتنی دو تہائی سے عمرو کا یافتنی ایک تہائی منہا کر کے بقیہ
ایک تہائی بکری یا دام زید عمرو سے پہیر لیوے تو دونون کے حصونکی زکوٰتین
دونونکی حصونکے برابر ہو جاوینگے۔
مسئلہ اگر دو شریکونمین سے ایک کا حصہ نصاب ہو نہ دوسری کا حصہ تو
تو صرف اوسی شریک پر زکوٰۃ واجب ہوگی جسکا حصہ نصاب ہی۔
مسئلہ مالک نصاب کو چاہیئے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے وقت یا اپنی مال
نصاب سی زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے جدا کرنے کے وقت نیت ادائے زکوٰۃ
کی کر لیوے یا جب تک وہ مال زکوٰۃ دیا ہوا مستحق کے پاس یعنی جسکو زکوٰۃ
دی ہوا وسکے پاس موجود ہو ضائع یا صرف نہ ہوا ہو نیت کر لیوے۔
مسئلہ اگر مالک نے زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے کسی وکیل کو دیا اور وکیل نے بلا نیت
مستحق کو دیدیا تو یہ فعل موکل اور وکیل کا بمنزلہ نیت کے ہو جائیگا
اور زکوٰۃ کا ادا کرنا درست ہوگا۔
مسئلہ اگر مالک مال زکوٰۃ کسی ذمی کو دے اس غرض سی کہ وہ مستحقون کو

پہونچا دے اور وہ ذمی مستحقونکو بہ نیت یا بلا نیت ادا کر دے تو زکوٰۃ
ادا ہو جائیگی ۔

مسئلہ اگر مالک مال نے زکوٰۃ وکیل کو دیکر کہا کہ یہ صدقہ نفل ہی یا
میرے ذمہ کا کفارہ یا نذر ہی یعنی زکوٰۃ نہین ہی پہر قبل اسکے کہ وکیل وہ
مال مستحق کو دے مالک نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی ۔

مسئلہ اگر کئی مالکان نصاب ایک شخص کو اسواسطے وکیل کرین کہ اونکے
زکوٰۃ ین مستحقونکو پہونچا دیوین اور وہ بلا اجازت موکلون کے سب کو اونکو
ملا کر بلا تفریق مستحق یا مستحقونکو دیڈالے تو موکلونکی طرف سے زکوٰۃ ادا
نہ ہو گی بلکہ مستحقون پر وکیل کا احسان ہو گا اور مالہائے زکوٰۃ موکلون کے
وکیل کو ڈانڈ دینا پڑیگا اور موکل لوگ پہر سے اپنے اپنے زکوٰۃ دین ۔

مسئلہ اگر موکل کیطرف سے وکیل اپنا روپیہ زکوٰۃ مین دیدے
تو درست ہی بشرطیکہ یہ نیت ہو کہ وکیل اپنے موکل سے وہ روپیہ پہر لیگا
اور موکل کا روپیہ اوسکی تحویل مین موجود بہی ہو اگر موکل کا روپیہ وکیل
سے اوٹھ گیا ہو یا موکل سے وہ روپیہ پہر لینے کی نیت نہو تو اوس
روپیہ کا ادا کرنا موکل کیطرف سے درست نہو گا ۔

مسئلہ اگر مالک مال اپنا کل مال خیرات کر دے تو زکوٰۃ اوسکے ذمہ
سے ساقط ہو جاویگی اور اگر اوسنے یہ نیت کی کہ وہ کل روپیہ کسی نذر کے
ایفا یا کفارہ یا کسی صدقہ واجب کے ادا مین دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہو گی
زکوٰۃ اوسکے ذمہ باقی رہجاویگی وہی صدقہ ادا ہو گا جسکی نیت کی ہو گی
اور اگر مالک تہوڑا مال خیرات کر دے تو طرفین کے نزدیک اوس خیرات
کئے ہوئے جزو مال کی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی امام ابو یوسف صاحب

نزدیک نہین ۔

مسئلہ اگر باغیان یا سلاطین ظالم مال ظاہری کے زکوٰۃ مالک مال سے جبراً لے لین تو مالک نصاب کو زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنی نہ پڑیگی اور یہ جبراً لے لینا زکوٰۃ کا بمنزلہ ادا کے سمجھا جائیگا بشرطیکہ وہ جبراً لینے والے مال زکوٰۃ کو اوسی کام مین صرف کرین جو زکوٰۃ کا مصرف شرعمین مقرر ہی ورنہ وہ دینا درست نہوگا اور مالک کو پہر سے زکوٰۃ دینا پڑیگی مگر خراج کا حکم اسکے خلاف ہی ۔

مسئلہ اگر باغیان یا شاہان ظالم مال باطنی کے زکوٰۃ جبراً لے لیوین تو دینا درست نہین دوبارہ زکوٰۃ دینا واجب ہوگا ۔

مسئلہ اگر امام یا مستحق زکوٰۃ مالک نصاب سے زکوٰۃ زبردستی سے لیوین توبہی مالک کو دوبارہ زکوٰۃ دینا پڑیگا وہ دینا کافی نہوگا ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب اسواسطے قید کیا جاوے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے ہاتھہ سے دیدے اور وہ دےہی دیوے تو یہ دینا درست ہی دوبارہ زکوٰۃ دینا نہ پڑیگا ۔

نوان باب نصاب زکوٰۃ کا حساب

نصاب وزکوٰۃ دو قسم ہین ایک نصاب وزکوٰۃ سوائم دوسرے نصاب وزکوٰۃ اموال اگرچہ سوائم بہی اموال مین مگر اموال سے ماسواے سوائم کے مراد لیا گیا ہی ۔

زکواۃ سوائم

واضح ہو کہ چرای کے جانور بہت قسم ہین مگر جنمین زکواۃ واجب ہے صرف تین جنس ہین۔

۱ اونٹ ۲ گائے ۳ بکری۔

پہلی جنس اونٹونکی نصاب و زکواۃ

اونٹون کے نصاب کم سے کم پانچ اونٹ ہین اور زکواۃ کم سے کم ایک بکری پس ہر پانچ اونٹون پر ایک بکری زکواۃ ہے (۲۴) اونٹون تک پھر (۲۵) اونٹونمین ایک اونٹنی یکسالہ ہے (۳۵) اونٹون تک (۳۶) اونٹون مین ایک اونٹنی دو سالہ ہے (۴۵) اونٹون تک (۴۶) اونٹونمین ایک اونٹنی سہ سالہ ہے (۶۰) اونٹون تک (۶۱) اونٹونمین ایک اونٹنی چہار سالہ ہے (۷۵) اونٹون تک (۷۶) اونٹونمین دو اونٹنی دو سالہ ہین (۹۰) اونٹون تک (۹۱) اونٹون مین دو اونٹنیان سہ سالہ ہین (۱۲۰) اونٹون تک حسب فہرست ذیل۔

پہلی فہرست

شمار	نصاب: کہان سے	نصاب: کہانتک	زکواۃ
۱	۵	۹	۱- بکری
۲	۱۰	۱۴	۲- ایضاً
۳	۱۵	۱۹	۳- ایضاً
۴	۲۰	۲۴	۴- بکری
۵	۲۵	۳۵	۱-۱ونٹنی یکسالہ
۶	۳۶	۴۵	۱- اونٹنی دوسالہ
۷	۴۶	۶۰	ایک اونٹنی سہ سالہ
۸	۶۱	۷۵	اونٹنی چہار سالہ
۹	۷۶	۹۰	۲- اونٹنی دوسالہ
۱۰	۹۱	۱۲۰	۲- اونٹنی سہ سالہ

واضح ہو کہ نصاب کے مد کی ذیل مین فہرست و نیز فہرستہائی مابعد مین دو مد گئی ہین ایک مد مین لکھا ہی (کہانسے) دوسری مین لکھا ہے (کہانتک) پس (کہانسے) کی ذیل مین نصابون کے نام ہین اوسکے مقابل (کہانتک) کی ذیل مین جو رقم لکھی ہو اوسمین اوسقدر جو اوسکے مقابل (کہانسے) کی ذیل کی رقم ہے اوتنا ہی نصاب ہو اور اوس سے جسقدر زیادہ ہے عفو ہی مثلاً پہلی رقم مین (۵) تو نصاب ہی اور (۹) مین سے (۵) تو نصاب ہی اور (۴) باقی عفو ہے دوسرے شمار مین (۱۰) تو نصاب ہو اور (۱۴) مین (۱۰) تو نصاب ہی (۴) عفو ہے۔

مسئلہ (۱۲۰)۔ اونٹون کے آگے دوسرا حساب نصاب و زکواۃ کا شروع ہوگا یعنی یہ حساب دوسرا (۱۲۱) سے اسطور پر شروع ہوگا کہ ہر (پانچ) اونٹون پر معہ (۱۲۰- اونٹون کے) (ایک بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنیون کے) (۱۵۰) اونٹون تک اور (۱۵۰)- اونٹو مین

۴ سه ساله اونٹنیان ہین حسب فہرست ذیل ۔

دوسری فہرست

شمار	نصاب		زکواۃ
	کہانسی	کہانتک	
۱	۱۲۵	۱۲۹	ایک بکری معه ۲ سه ساله اونٹنی
۲	۱۳۰	۱۳۴	۲ بکری معه ۲ سه ساله اونٹنی
۳	۱۳۵	۱۳۹	۳ بکری معه دو سه ساله اونٹنی
۴	۱۴۰	۱۴۴	۴ بکری معه ۲ سه ساله اونٹنی
۵	۱۴۵	۱۴۹	۱ یکساله اونٹنی معه ۲ سه ساله اونٹنی
۶	۱۵۰	+	۳ سه ساله اونٹنی

مسئله ۱۵۰ اونٹون کے آگے پہر تیسرا حساب نیا شروع ہوگا یہ ہر (۵ اونٹوینن معه (۱۵۰) کے) ایک بکری معه ۳ اونٹون سه ساله کے اور ہر (۲۵ اونٹوینن معه ۱۵۰) ایک یکساله اونٹنی معه ۳ اونٹون سه ساله کے اور ہر (۳۶ اونٹون مین معه ۱۵۰ کے) ایک یکساله اونٹنی معه ۳ سه ساله اونٹنیون کے اور (۱۹۶ اونٹون سے ۲۰۰ اونٹون تک) ۴ سه ساله اونٹنیان حسب فہرست ذیل

تیسری فہرست

شمار	نصاب کہان سے	نصاب کہانتک	زکوٰۃ
۱	۱۵۵	۱۵۹	ایک بکری معہ ۴ سالہ اونٹنی
۲	۱۶۰	۱۶۴	۲-بکری معہ ایضاً
۳	۱۶۵	۱۶۹	۳ بکری معہ ایضاً
۴	۱۷۰	۱۷۴	۴ - معہ - ایضاً
۵	۱۷۵	۱۷۹	ایکسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۶	۱۳۶	۲۴۵	دوسالہ اونٹنے معہ ایضاً
۷	۱۹۶	۲۰۰	۴ سالہ اونٹنے

مسئلہ بعد ۲۰۰ اونٹون پہر نیا حساب شروع ہوگا جیسا اوس (۵۰) مین حساب کیا ہی جو بعد (۱۵۰) کے ہے حسب ذیل لینے ہیں (۵ - اونٹونمین معہ ۲۰۰ کے ×یک بکری معہ ۴ سالہ اونٹیون کے) اور (۲۲۵) مین ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۴ سالہ اونٹیون کے اور (۲۳۶) - مین ایک دوسالہ اونٹنی معہ ۴ سالہ اونٹیون کے اور (۲۴۵) مین ۲۵۰ ایک ۵ سالہ اونٹنیان

چوتھی فہرست

شمار	نصاب کہاں سے	نصاب کہاں تک	زکوٰۃ
۱	۲۰۵	۲۰۹	۱ بکری معہ ۴ سہ سالہ اونٹنی
۲	۳۱۰	۱۱۴	۲ معہ ۴ ایضاً
۳	۲۱۵	۲۱۹	۳ معہ ۴ ایضاً
۴	۲۲۰	۲۲۴	۴ معہ ۴ ایضاً
۵	۲۲۵	۲۳۵	ایکسالہ اونٹنی معہ ۴ ایضاً
۶	۲۳۶	۲۴۵	۱ دوسالہ اونٹنی معہ ۴ ایضاً
۷	۲۴۶	۲۵۰	۵ سہ سالہ اونٹنی

مسئلہ (۲۵۴) کے بعد ویساہی حساب شروع کیا جاوے جیسا (۴۰۰) کے بعد (۲۵۰) مین کیا ہے حسب فہرست ذیل۔

پانچوین فہرست

شمار	نصاب کہاں سے	نصاب کہاں تک	زکوٰۃ
۱	۲۵۵	۲۵۹	۱ بکری معہ ۵ سہ سالہ اونٹنی
۲	۲۶۰	۲۶۴	۲ معہ ۵ ایضاً
۳	۲۶۵	۲۶۹	۳ معہ ۵ ایضاً
۴	۲۷۰	۲۷۴	۴ معہ ۵ ایضاً
۵	۲۷۵	۲۸۵	ایکسالہ اونٹنی معہ ۵ ایضاً
۶	۲۸۶	۲۹۵	۱ دوسالہ اونٹنی معہ ۵ ایضاً
۷	۲۹۶	۳۰۰	۶ سہ سالہ اونٹنی

اسی طرح سے حساب بعد (۲۰۰) ہا اونٹ کے کیا جاوے اور جسقدر اونٹ
ہون اسی طرح کا حساب کیا جاوے۔
مسئلہ اونٹ کی زکواۃ مین مادہ دیا جاوے اسواسطے کہ مادہ کے
قیمت نر سے زیادہ ہوتی ہی اور اوسمین مستحقین کا نفع زیادہ ہے اور
اگر اونٹ کی زکواۃ مین نر دیا جاوے تو مادہ کے قیمت بیشی یا زیادہ
کردیجاوے۔

جنس دویم گائے

مسئلہ گائے بیل اور بہینس اور بہینسا ایک جنس شمار کیجاتے ہین لہذا
انکا حساب ایک طرح کا ہوگا حسب فہرست ذیل۔

چہٹی فہرست

شمار	نصاب کہاں سے	نصاب کہاں تک	زکواۃ
۱	۳۰	۳۹	ا بچہڑا ایکسالہ
۲	۴۰	۵۹	ا بچہڑا دوسالہ
۳	۶۰	۶۹	دو بچہڑا ایکسالہ
۴	۸۰	۸۹	۲ بچہڑا دوسالہ
۵	۹۰	۱۲۰	۳ بچہڑا ایکسالہ

مسئلہ اسطرح حساب کیا جاوے کہ ہر (۳۰) گائے مین یک بچھیڑا یکسالہ زیادہ کردیا جاوے اور ہر (۴۰) گائے مین ایک بچھیڑا دوسالہ۔

مسئلہ (۴۰) گائے کے آگے (۶۰) تک زکوٰۃ معاف نہین جیسا سب جنسون مین درمیان دو نصابونکے عفو ہوا در جیسا گائے مین بہی درمیان اور دو نصابون کے عفو ہو سیوائے مابین (۴۰) اور (۶۰) کے یعنی چالیس سے اگر ایک زیادہ ہو یعنی (۴۱) ہون تو زکوٰۃ ایک بچھیڑا دوسالہ معہ اوسکے ایک چالیسوین حصہ اور اگر ۲۔ زیادہ ہون یعنے (۴۲) ہون تو ایک بچھیڑا دوسالہ معہ چالیسوین حصہ کی یعنی ایک بیسوان حصہ اسی طرح (۶۰) تک ایک دوسالہ بچھڑے کے اوپر اوسکی اوتنی ہی چالیسوین حصے زیادہ کیجاوین جتنے گائین چالیس سے زائد ہون

۳ جنس بکری کے

شمار	نصاب		زکوٰۃ
	کہانسے	کہانتک	
۱	۴۰	۱۱۹	ا بکری۔
۲	۱۲۰	۲۰۰	۲ بکری۔
۳	۲۰۱	۲۹۹	۳ بکری
۴	۴۰۰	۵۰۰	۴ بکری
۵	۵۰۱	۶۰۰	۵ بکری

مسئلہ بعد (۴۰۰) بکری کے ہر سینکڑے مین ایک بکری زیادہ کیجاوے

مسئلہ بکری اور بھیڑ کی نصاب اور زکوٰۃ مین نر اور مادہ برابر ہین ۔

مسئلہ بکری کی زکوٰۃ مین ثنی یعنے یکسالہ بچا دینا درست ہی اس سے کم عمر کا یعنی چھہ مہینے سے زیادہ ایک سال تک درست نہین ہی ۔

مسئلہ اگر بعد سال کے کچھہ مال ضائع ہو جائے کچھہ باقی رہے تو باقی مین حساب زکوٰۃ کا اسطرح کیا جائے گا کہ ضائع شدہ پہلے عفو مین لگا دیا جائیگا پھر عفو کے پاس والے نصاب مین پھر اوس نصاب کی پاس والی نصاب مین یہانتک کہ منہائی ختم ہو جائے ۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس (۴۹۹) بکریان ہون اور (۲۰۰) اوسمین سے ضایع ہو جاوین تو اسطرح اوسکے زکوٰۃ اور منہائے کا حساب ہوگا کہ پہلے (۹۹) بکریان جو پہلے (۴۰۰) والے نصاب سے زائد اور عفو مین ضایع سمجھے جاوین پھر (۱۰۱) بکریان (۴۰۰) والی پچھلے نصاب سے ضایع ہوئین یعنے (۴۰۰) سے منہا ہوین ۔ (۲۹۹) رہین پھر اوسمین سے (۲۰۱) نصاب ہی جسکی زکوٰۃ (۳) بکریان ہین (۹۸) عفو ہے ۔

مسئلہ وہ سال جسکے گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے قمری ہوگا یعنے چاند چاند حساب کرنے سے جب سال ۱۲ چاند یعنی ۳۵۴ روز کا پورا ہو جائیگا زکوٰۃ واجب ہوگی ۔

نصاب و زکوٰۃ اموال

مسئلہ چاندی کی نصاب (۲۰۰) درم ہین جسکے ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہوئے اور روپیونکی تول سے ۵۲ ۱/۲ بہر بہر یا اور نصاب سونے کے (۲۰) مثقال ہی جسکے ۷ تولہ ۶ ماشہ ہوتے ہین۔

مسئلہ زکواۃ سونے چاندیکے وزن کے حساب سی واجب ہوتی ہے قیمت کے حساب سی نہین۔

تمثیل

اگر زید کے پاس ۲۰۰ درم یعنی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کا ایک جوڑی کڑا ہو اور اوسکی قیمت کاریگری کی عمدگی کے سبب سے اگرچہ (۴۰۰) درم ہو لیکن زکواۃ اوسکی صرف (۵) درم واجب ہوگی (۲۰۰) درم کے وزن سے یعنی یکروپیہ ۵-آنہ ۶-پائی تقریبا نہ کہ دس (۱۰) درم (۴۰۰) درم قیمت کے حساب سے یعنی دوروپیہ گیارہ آنہ۔

مسئلہ چاندی اور سونا بقدر نصاب مین زکواۃ چالیسوان حصہ ہے چاہے سکہ ہو جیسے درم اور دینار روپیہ اشرفی چاہے کچھ اور بنا ہو جیسے برتن اور زیور وغیرہ چاہے چاندی اور سونے کے ڈلی ہون چاہے زیور جائز یا ناجائز چاہے بغرض آرائش ہو یا خرچ کیواسطے ہو چاہے تجارت کی نیت ہو یا نہو۔

مسئلہ مال تجارت کی قیمت مین جو نصاب کو پہونچے چالیسوان حصہ زکواۃ ہے۔

مسئلہ تجارتی مالکی قیمت چاندی یا سونے سے جسکا چلن ہو لگائی جائیگی یا دونومین جس سی چاہے قیمت لگا دے اگر دونون کا چلن ہو۔

مسئلہ مال اگر چاندی سے قیمت لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے اکا تخمین نہین یا چاندی سے لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے لگانے مین نہین تو اوس چیز سے دام لگایا جاوے جس سے نصاب کو پہونچے۔

مسئلہ مال اگر سونے سے دام لگانے مین نصاب ہوجائے اور چاندی سے دام لگانے مین ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصّہ زائد ہو یا چاندی سے دام لگانے مین پورا نصاب اور سونے سے دام لگانے سے ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصّہ زائد ہو تو اوس چیز سے دام لگا ئینگے جس سے مستحق کا زیادہ فائدہ ہو۔

مسئلہ بعد نصاب کے جسقدر مال زیادہ ہو اگر چاندی ۲۰۰ درم سے زیادہ ہو یا سونا ۲۰ مثقال سے زیادہ ہو تو ہر نصاب کے اول پانچوین حصّہ زیادہ مین زکوٰۃ اول کا پانچوان حصہ زکوٰۃ زیادہ ہوگا۔

تمثیل

اگر سونا ۲۰ مثقال یعنے ایک نصاب اور ۴ مثقال اوسکا پانچوان حصہ زاید یعنی جملہ ۲۴ مثقال ہو تو یہ دوسرے نصاب سونیکے ہوکے اوسکی زکوٰۃ آدہا مثقال اور دسوان حصّہ مثقال ہوکے یعنے $\frac{1}{2}$ + $\frac{1}{10}$ مثقال = $\frac{12}{20}$ مثقال کے = $\frac{3}{5}$ مثقال یعنے تین پانچوین حصّے مثقال کے اور اگر چاندی ۲۰۰ درم ایک نصاب ہے اور اوسکا پانچوان حصہ یعنی چالیس درم اور زیادہ جملہ ۲۴۰ درم بہر ہو تو یہ دوسرے نصاب چاندیکی ہوکے

اوسکی زکوٰۃ ۵ درم اور ایک درم جملہ ۶ درم ہوگئے پس زکوٰۃ چاندی کے ۲۰۰ سے اگر زائد ہو تو ہر ۴۰ درم مین ایک درم زیادہ ہوتا جائیگا۔

۱۰ باب کون کون مستحق زکوٰۃ ہی کون کون نہین

زکوٰۃ ۷ طرحکے لوگونکو دیجاسکتی ہی۔

۱۔ فقیر۔

۲۔ مسکین۔

۳۔ عامل اگرچہ غنی ہو الا عامل کو اوسی قدر زکوٰۃ سے زیادہ نہ دیاجاوے جو اوسکو اور اوسکے عملونکو کافی ہو۔

۴۔ مکاتب اگرچہ غنی کا مکاتب ہو۔

۵۔ قرضدار جسکے پاس نصاب کیقدر مال نہو اور اگر ہو تو دین سے فاصل نہو۔

۶۔ خدا کی راہ مین یعنی جو شخص خدا کی راہ مین ہو یعنی منقطع الغزاہ یعنے جس غازی کے پاس کہانے پینے کو نہو یا زاد راہ یا سواری نہو کہ اس سبب سے لشکر اسلام تک پہونچ نہ سکتا ہو یا منقطع الحاج یعنے جو حاجی قافلے سے چہوٹ گیا ہو اور بسبب محتاجی کے قافلہ تک نہ پہونچ سکتا ہی یہ قول امام محمد صاحب کا ہی یا طالبعلم جو محتاجی کے سبب سے تحصیل علم سے مجبور ہو جیسا فتاوے ظہیریہ مین ہی۔

خصوصاً اسوقت مین کہ نہ تو طالبعلم کو کوئی پوچہتا ہے اور نہ وہ بسبب پریشانی اور محتاجی کے تحصیل علم مین مصروف ہوسکتے ہین اور اگر تحصیل علم مین مصروف ہون تو کوئی ذریعہ قوت لاموت کا نہین کوئی کسب نہین کرسکتے

اسواسطے کہ یہ شغل اونکو اتنی فرصت نہین دیتا ہے بہیک نہین مانگ سکتے
اسواسطے کہ عدم الفرصتی کے علاوہ **حدیث شریف السول ذل**
مانع ہی یا وہ شخص جو کسی کار خیر مین کوشش کر رہا ہو وہ بہی خدا کی راہ مین
ہی بشرطیکہ محتاج ہو جیسا فتاوے بدائع سے درمختار و شامی مین
تصریح ہی۔
واضح ہو کہ فی سبیل اللہ کے معنی مین یہ اختلاف علما کا محض لفظی ہے اسواسطے کہ
شرط احتیاج کے یہ سب چار و شخص مستحق لینے زکوۃ کے ہین بالاتفاق ہان
اوس صورت مین البتہ مشکل پڑیگی کہ اگر کوئی شخص وصیت یا وقف یا نذر
کرے کہ فی سبیل اللہ کے واسطے تو اوسوقت یہ سمجہنا اور پوری تعمیل وقف
یا وصیت وایفائے نذر کیواسطے تفریق کرنا اور ان اشخاص مین سے اوسکو
ترجیح دینا جسپر کہ سبیل اللہ کا لفظ زیادہ تر اطلاق کیا ہو ضرور ہوگا اور
جہانتک اس تجویز کے عقل کام کرتے ہے مین ان چار و اشخاص کو جو لفظ
فی سبیل اللہ کے تفسیر مین مذکور ہوئی داخل سمجہتا ہون واللہ اعلم۔
۷ ۔ ابن السبیل یعنی مسافر یا وہ شخص جسکا روپیہ کسی کے پاس ہو یا
کسی کے ذمہ بطور قرضہ کے ہو لیکن مل نہ سکتا ہو۔
مسئلہ مزکی کو اختیار ہی کہ سب اقسام کے سب لوگونکو دے اگر ممکن ہو
یا بعض لوگون کو یا بعض اقسام کے سب یا بعض لوگون کو اگرچہ
ایک ہو۔
مسئلہ زکواۃ دینا مسجد کی تعمیر کو یا مردہ کی تجہیز و تکفین کو یا مردہ کے قرض
ادا کرنیکو جائز نہین زندہ قرضدار کے قرض ادا کرنیکو باجازت اوسکے
جائز ہی۔

مسئلہ اگر کوئی قرضدار مرنے کو اپنے قرضہ کے ادا کرنیکی مال زکوٰۃ سے اجازت دیکر مرجاوے تو بھی اوسکی وفات کے بعد اوسکا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہین ہے۔

مسئلہ مال زکوٰۃ کا غلام کی آزادی مین خرچ کرنا یعنے مال زکوٰۃ سے غلام خرید کرکے آزاد کرنا یا ایسا غلام خرید کرنا جو خرید کرتے ہی بلا اختیار خریدار آزاد ہو جائے مثلاً کوئی شخص اپنے قرابتمند کو خرید کرے جائز نہین ہے۔

حیلہ

اگر ایسی ضرورت ہو تو حیلہ یہ ہے کہ مال زکوٰۃ کسی فقیر کو دیکر اوس سے یہ استدعا کرے کہ اوس غلام کو اوس روپیہ سے اپنی طرف سے خرید کرکے آزاد کردے۔

الا اوس فقیر کو اختیار ہے کہ مستدعی کی استدعا قبول کرے یا نہین یعنے غلام خرید کرکے آزاد کرے یا نہین۔

مسئلہ زکوٰۃ کا مال اپنے اصول و فروع کو دینا جائز نہین ہے۔

مسئلہ ازار بندی رشتہ والون کو زکوٰۃ دینا عدت مین درست نہین یہ رشتہ حلال سے ہو یا حرام سے یعنی جورو شوہر کو نہ دے اور شوہر جورو کو نہ دے اگرچہ طلاق کے عدت مین ہو۔

مسئلہ اپنے اوس غلام کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہین ہے جسمین سے صرف ایک حصہ مزکی نے آزاد کیا ہو چاہی سارا غلام مزکی کا ہو چاہے اوسکے

اورا وسکے پسر کی شرکتین ہوا دراگر فزکی اور غیر کی شرکت مین ہوا ورصرف
ایک ہی شریک نے اپنا حصہ آزاد کیا ہوا ور دوسرے شریک نے غلام کو
یہ حکم دیا ہو کہ میرے حصہ کا دام اگر کما کر بہر دے تو تو آزاد ہے اس صورتمین
شریک آزاد کرنے والا اوسکو زکوٰۃ دیسکتا ہے کیونکہ بوقت دینے زکوٰۃ کے
فزکی کا غلام نہین ہی مگر شریک جسنے آزاد نہین کیا ہے اور جو غلام سے کمائی
کرا کر اسپنے حصہ کا دام لیا چاہے وہ غلام کو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیسکتا ہی
وہ غلام اوسکا مکاتب ہے اور اگر شریک آزاد کنندہ مالک نصاب ہوا ور
شریک ساکت یعنی غیر معتق نے شریک معتق سے شریک آزاد شدہ کا تاوان
لینا اختیار کیا ہو تو اس صورتمین شریک ساکت بہی اوس غلام کو زکوٰۃ
دے سکتا ہے کیونکہ وہ غلام اوسکا نہین ہے بلکہ اجنبی ہے مگر اس صورتمین
معتق اوسکو زکوٰۃ نہین دے سکتا ہے اگر چاہی تو اوسکا تاوان دیا ہوا اوسسے
کموا کر بہر دیوے۔

مسئلہ زکوٰۃ دینا اوس مالک نصاب کو درست نہین جسکے نصاب حاجت اصلے
سی زائد ہو یعنی وہ غنی ہو۔

مسئلہ نصاب تین قسم مین۔

ا۔ نصاب نامی حاجت اصلی سے فارغ دیون سے زائد ایسے نصاب
کے مالک پر سب مطالبیہ جات شرعی واجب ہوتے ہین زکوٰۃ اور
کفارات اور صدقہ فطر و قربانی اضحی اور اوسکو سوال کرنا اور زکوٰۃ کو
لینا حرام ہے۔

۲۔ نصاب غیر نامی دیون سے زائد و حاجت اصلی سے فارغ اوسکے
مالک کو صدقہ فطر و قربانی و محتاج قرابتمند ونکا نفقہ واجب ہوتا ہے

اور اوسکو سوال کرنا حرام ہوتا ہو ۔

۳ - وہ نصاب جسکی مالک کو سوال کرنا حرام ہے مگر کوئی مطالبہ شرعی اوسکے ذمہ عائد نہین ہوتا ہو وہ نصاب غذا ایک روز کی ہو اور یہ نصاب درحقیقت نصاب نہین ہو اوسپر نصاب کا لفظ شرع مین مجازاً بولا جاتا ہے ۔

مسئلہ فتاوئی تاتارخانیہ مین ہے کہ اگر کسی کے پاس رہنے کا گھر حاجت اصلی سی زائد ہو یعنی سارا مکان اوسکے رہنے کے کام مین نہین آتا ہے صرف چند قطعات اوسکے رہنے سے زائد ہین اور خالی پڑے ہین تو اوسکو صدقہ اور زکوٰۃ لینا جائز ہے صحیح روایت مین اور اوسی فتاوے مین ہو کہ امام محمدؒ صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس کھیتی کی زمین یا کرایہ کی دوکان یا مکان ہو جسکی آمدنی اوسکے اور اوسکے اہل وعیال کے نفقہ کو سال بھر کے لیئے کافی نہین ہو تو اوسکو زکوٰۃ لینا حلال ہو اور اسی پر فتوے ہو مگر شیخین کے خلاف ہو ۔

مسئلہ غنی کے غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہین ہے اگرچہ مدبر یا اوسکے اُم ولد ہو یا اگرچہ وہ اپاہج ہوتا اپنے مالک کے پاس نہ رہتا ہو یا اوسکا مولی موجود نہو لیکن اگر وہ غلام اوسکا مکاتب یا ماذون ہو تو جائز ہو ۔

مسئلہ غنی کے نابالغ لڑکے کو زکوٰۃ دینا جائز نہین لیکن اگر وہ بالغ اور مفلس ہو تو جائز ہو بشرطیکہ اوسکے واسطے کچھ مقرر نہوا ور اگر ہو تو ناجائز ہو مگر امام محمدؒ صاحب کے نزدیک اوسوقت بھی جائز ہے اور یہی حال ہے مالدار کے دیگر قرابتمند ومثلاً مگر مالدار کے دختر خاوندوالی مین علما کا اختلاف ہو مگر صحیح یہ ہو کہ اگر وہ محتاج ہو اور اوسکے واسطے مالدار باپ کیطرف سی کچھ مقرر نہو تو اوسکو بھی زکوٰۃ لینا جائز ہو ۔

مسئلہ اگر عالم کے پاس کتابین ہون خصوصاً علم دین کے اگرچہ کتنی ہی مالیت کے ہون اور کتنی ہی نصاب کو پہونچین اوسپر زکوٰۃ دینا واجب نہین ہے لیکن زکوٰۃ لینا اوسکو جائز ہے اون کتابون سے وہ عالم صاحب نصاب غنی اور مالدار سمجھا نہین جائیگا۔

مسئلہ اگر جاہل کے پاس کتابین ہون جنکی مالیت نصاب سے زائد ہو اگرچہ علم دین کے کتابین ہون وہ صاحب نصاب اور غنی سمجھا جائیگا اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی وعلےٰ ہذا القیاس اگر عالم کے پاس کتابین علاوہ علوم دین کی ہو جنکی مالیت نصاب کے برابر یا زائد ہون یا اگر عالم کے پاس علوم دینی کے کتابین دو دو نسخے یا زائد ہون تو بھی اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ قبل از وقت یعنے قبل گذرنے سال کے فقیر کو دیجاوے اور وہ فقیر وقت گذرنے سال کے جو وقت معینہ زکوٰۃ ادا کرنے کے واجب ہونے کا ہو غنی ہوجاوے تو مضائقہ نہین وقت ادا کرنے زکوٰۃ کے زکوٰۃ لینی والیکو مستحق ہونا چاہیے نہ وقت واجب ہونے زکوٰۃ کے اور نہ قبل اوسکے اور نہ بعد اوسکے۔

مسئلہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا درست نہین ہے مگر جسکی قرابتمندی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً انکار فرمایا ہو جیسے ابولہب اپنے چچا کے باب مین آپ نے فرمایا کہ وہ میرا قرابتمند نہین ہے اوسکی اولاد کو جو مسلمان ہوگئی ہی زکوٰۃ دینا درست ہی۔

مسئلہ ذمی کو زکوٰۃ یا دیگر صدقات دینا درست ہے سیواے عشر اور خراج کے۔

مسئلہ کافر حربی کو صدقہ دینا جائز نہین ہو مگر فتاوے ریلعی مین جواز کا
نتیجہ لکھا ہو۔
مسئلہ محیط کی کتاب الکسب مین ہو کہ سیر کبیر مین امام محمد صاحب سے
منقول ہو کہ مضایقہ نہین اگر مسلمان کافر ذمی یا حربی کو کچھہ دے یا اوسکا
ہدیہ قبول کرے بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
امام قحط مین ۵۰۰ دینار صفوان ابن حرب اور ابو سفیان کو بہیجے کہ
فقرائے عرب کو تقسیم کر دیوین۔
مسئلہ مزکی نے کسی کو مستحق سمجھکر زکوٰۃ دے پہر ظاہر ہوا کہ وہ مزکی کا
غلام یا مکاتب تہا حربی ہے اگرچہ مستامن ہو وہ زکوٰۃ دینا کافی نہوگا دوبارہ
زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر بعد ادائے زکوٰۃ کے یہ ظاہر ہوا کہ جسکو زکوٰۃ
دیگئی غنی تہا یا ذمی تہا یا مزکی کا باپ یا بیٹا یا جورو تہا یا ہاشمی تو دوبارہ
دینا ضرور نہین ہو بشرطیکہ مزکی نے زکوٰۃ دینے کے پہلے اوسکو مستحق سمجھ
لیا ہو اور اگر بغیر سمجھے بوجھے اور بغیر اٹکل کیے ہوئے دیدیا ہو تو اس صورتین
بہی پہر سے دینا پڑیگا۔
مسئلہ اگر مالک نصاب کسی کو زکوٰۃ دینے کے واسطے اپنا وکیل کرے
اور اوس وکیل کے جورو اور لڑکے محتاج ہون اور وہ زکوٰۃ دے لیوین
تو درست ہو لیکن اگر وکیل خود محتاج ہو اور وہ اوس زکوٰۃ کو خود لیوے
تو درست نہین الا اگر اوسکے موکل نے اوسکو ایسا اختیار دیا ہو۔
مسئلہ فقیر کو زکوٰۃ مین سے بقدر نصاب یا اوس سے زائد دینا
مکروہ ہے مگر جب اسقدر کثیر العیال ہو کہ اگر زکوٰۃ دی ہوئی اوسکے
ہر ایک عیال کو تقسیم کیجاوے تو کسی کے حصہ مین بقدر نصاب کے

نہ پہونچی یا وہ اتنا قرضدار ہو کہ اوس دی ہوئی مین سے قرضہ ادا کرنیکی بعد اوسکے واسطے بقدر نصاب کے تبچے۔

خاتمہ بعض مسائل عامہ جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین اور بعض مخصوص ہین ساتھ صدقات عامہ کے اور بعض دیگر فوائد متعلق الخراج و عشر

مسئلہ یہ درست نہین ہی کہ جس شہر مین مال نصاب ہو اوسمین نہین دوسرے شہر کے فقرا کے واسطے زکواۃ بہیجی جاوے الا اگر مزکی کے اقربا ے محتاج دوسرے شہر مین ہون تو البتہ اونکو اوس شہر کے فقرا پر ترجیح ہی۔

مسئلہ مال زکواۃ دینا اپنے اقربا کے لڑکون کو عید کے تقریب مین یا خوشخبری سنانے والے کو جو نیا پہل لاوے جائز ہے الا اگر تصریح کیجاوے کہ عیوض اوسکے نیا پہل لانے کے دیا جاتا ہے تو یہ دینا ادائے زکواۃ کے واسطے کافی نہین ہے زکواۃ پہر سے دینا پڑیگی۔

مسئلہ معلم اپنے اسیسے خلیفہ کو زکواۃ دے کہ اگر زکوۃ اوسکو نہ ملتی تب بہی وہ خلیفہ معلم کا کام کرتا تو جائز ہے۔

مسئلہ جسکے قرابتمند محتاج ہون اوسکو چاہیئے کہ صدقہ دینا اپنے

قرابتمندون سے شروع کرے پس صدقہ دینے مین سب سے پہلے مزکی کے
بہائی بہن پہر اونکی اولاد پہر چچا اور پہوپہی پہر ماموں اور خالہ پہر دیگر
ذوی الارحام پہر پروسی پہر اوسکے کوچہ والے پہر اوسکے شہر والے
مسئلہ لکو دوسرے شہر مین زکواۃ یا صدقہ یا دیگر واجبات یا نفل اونکو
بہیجا جاسے جب وہان بہت محتاج ہون یا زیادہ نیکبخت یا زیادہ پرہیزگار
یا کوئی ایسا ہو جس سے مسلمانون کو زیادہ نفع پہونچتا ہو یا اگر مزکی دار الحرب
مین ہو تو دار الاسلام مین بہیجے یا طالبعلم جہان بکثرت ہون وہان
دوسرے شہر مین زکواۃ یا صدقہ بہیجنا بہتر ہے۔
مسئلہ فتاوائے معراج الدرایہ مین ہے کہ عالم فقیر کو صدقہ دینا افضل
ہے جاہل زاہد سے اور زاہدونکو دوسرے شہر مین بہیجنا مکروہ نہین ہے اور
قبل تمامی سال ہی زکواۃ دینا بھی مکروہ نہین ہے۔
مسئلہ متبدعین اور مشبہین اور بدمسلمانون سے اوس فرقہ کو جو
مرتکب بدعات ہون زکواۃ یا صدقہ دینا درست نہین ہے۔
مسئلہ مزکی کو جائز نہین ہے کہ اپنے اوس پسر کو زکواۃ دے
جو زنا سے پیدا ہوا ہو یا اوس پسر کو جسکے نفی کی ہو یعنے جسکی نسبت یہ کہا ہو
کہ میرے نطفہ سے نہین ہے الا اوس صورت مین کہ اوسکا باپ مشہور رہے
تو مزکی کے نفی بیان واقعی ہوکے نہ اتہام۔
مسئلہ جسکے پاس ایک روز کا خرچہ ہو یا وہ صحیح اور تندرست ہو
کہ ہاتھ پانون ہلا کر حصول خرچہ کے سعی کر سکتا ہو اوسکو سوال
کرنا درست نہین اور اوسکو یہ جانکر جو کوئی دیگا گناہگار ہوگا لیکن اگر
ایسا شخص کپڑے کے واسطے سوال کرے یا اسوجہ سے سوال کرے کہ

طالب علم یا جہاد مین مشغول ہونے کے سبب سے اوسکو کمانے کی فرصت نہین ملتی تو سوال مباح ہی۔

مسئلہ محتاجکو اسقدر صدقہ دینا مستحب ہی کہ اوس روز اوسکو سوال کرنا نہ پڑے مگر صدقہ دینے کے وقت یہ بھی خیال کر لینا چاہیے کہ جسکو صدقہ دیا جاوے قرضدار یا کثیر العیال ہے یا کس قدر اوسکو ضروریات ہین۔

مسئلہ اگر مزکی زکواۃ ہاتھہ پر رکھکر دینے کھڑا ہوا اور فقیر اوسے لوٹ لین تو وہ ادا ہو جائز ہوگا اگر مال زکواۃ مزکی کے ہاتھہ سے گر جاوے اور کوئی فقیر اوٹھا لیوے اور مزکی اوسکے اوٹھا لینے پر راضی ہو تو وہ بھی ادا ے جائز ہے بشرطیکہ مزکی اوسکو پہچانتا ہوا اور مزکی کے راضی ہونے کے وقت مال اوسکے پاس موجود ہو خرچ یا ضائع نہ ہوا ہو۔

مسئلہ اس قدر کثرت سے صدقہ دینا درست نہین ہے کہ اہل حقوق کو اونکے حقوق پہونچانے مین کوتاہی ہو۔

مسئلہ جو شخص تنگی پر صبر نہ کر سکے اوسکو اسقدر صدقہ دینا مکروہ ہے کہ اوسکا نفقہ پورے کفایت سے کم ہو جاوے۔

مسئلہ جو شخص صدقہ نفل دیوے اوسکو مستحب ہی کہ اوسکے ثواب مین تمام مومنین اور مومنات کی نیت کر لے اسواسطے کہ اون سب کو جنکی نسبت نیت ہی کے ثواب پہونچے گا اور اسکے ثواب مین کمی نہوگی۔

بعض فوائد متعلق عشر و خراج

زمین عشری وہ زمین ہے جو جوتنے بونے کو دیجا دے اوسمین جو پیدا
ہو اوسکا دسوان حصّہ اللہ کا حق مقرر ہے وہ امام کو دیا جاتا ہے
جیسے ہندوستان مین بٹائی کا کھیت ہوتا ہی جسکی پیداوار کا آدہا
اسامی زمیندار کو دیتا ہے اور وہ آدہا حصّہ زمیندار اسامی سے
بطور کرایہ زمین کے اسامی سے لیتا ہی۔
زمین خراجی وہ زمین ہے جسپر کچہہ زر نقد سالانہ اللہ کا حق مقرر ہے
چاہی قابض اوسکا اوسکو جوت بوکر اوسمین کچہہ پیدا کرے چاہے
بے جوتے بوئے اسی طرح پڑی رہنے دے اور چاہے جوتنے بونیسے
کچہہ پیدا ہو یا نہو قابض اوس زمین کا امام کو وہ نقد مقررہ سالانہ
پہونچایا کرے۔
عشر اوس زمین عشری کے پیداوار کے دسوین حصّہ کو کہتے ہین جو اللہ کا
حق ہی اور امام کو دیا جاتا ہے خراج وہی زر نقد سالانہ ہے جو زمین
خراجی پر اللہ کا حق مقرر ہے اور امام کو دیا جاتا ہے جیسے ہندوستان مین
زمین لگانی کا زر لگان اسامی سے زمیندار سال بسال لیتا ہی
چونکہ وہ زمین عشری یا خراجی اور وہ حقوق اللہ کے یعنے عشر اور خراج
ہندوستان مین نہین ہی لہذا مسائل متعلق اوس زمین عشری سے
یا خراجی کے یا مسائل متعلق عشر اور خراج کے اس مختصر مین بیان
نہین کئے گئے اگرچہ بعض احکام عشر اور خراج کے احکام زکواۃ کے
مثل ہین فقط اب مین اس رسالہ کو اللہ کے نام اور درود وسلام پر
ختم کرتا ہون اور جمہور مسلمین سے علے الخصوص اہل ہند سے جو اس سے
مستفید ہون مستدعی دعا کا ہون۔

الحمد للہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی
خیر الانام محمد وآلہ واصحابہ الکرام

تمام شد

غلطنامہ تقریظات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴		وسیع کے
"	۵	اِمْتِنانِہٖ	اِمْتِنَانُہٗ
"	۶	اِحسانِہٖ	اِحْسَانُہٗ
۲	۱۱	سُبُلِ	سُبُلُ
"	۱۵	لَعُمْرِی	لَعَمْرِی
"	۱۸	بیان کہ	بیان کیا کہ
۳	۱	البیلسلہ	البسملہ
"	"	یحتو	یُحْتَو
۴	۱	ومُسْتحقٌ	وکان مُسْتحقّ
"	۸	طریقہ	طریقت کا
"	"	العلویۃ	العلویّۃ
"	۱۴	مشکوۃ	مُشْکوٰۃ
"	۱۶	مَطلِع	مَطْلَع
"	۱۸	مجمِع	مَجْمَع
"	"	الصّاحِبِ	الصّاحِبُ
"	"	المکرمِ	المکرمُ
۵	۱	نَقاد	نُقّادُ
۶	۱۶	زائرٍ	زائرٌ
۶	۴	کو	ہو
"	۹	کمال	کمال کے
۶	۹	رُشْدُہٗ	رُشْدِہٖ
۷	۵	وجودات	وجود موجودات
"	۱۱	تیراہ	تیرہ
۸	۱۳	کارنانہ	کارنامہ
۹	۳	وہ حسن	وہ کہ حسن
۱۰	۱	جس	حبس
"	۱۲	بعید الحق	بعبد الحق
"	۱۳	رکپوری	رنگپورے

غلطنامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	معروف	معروف بہ
۳	۲	سے موعود	سے بشیر موعود
"	۷	خارج	خارج
"	۱۱	شانی	شامی
۶	۷	دیوانہ	دیوانہ ہو
۷	[illegible]	مطالبہ	مطالبہ
"	۱۱ و ۱۲	ضامن کفالت	ضمانت کفالت
"	۱۸	مہر	مہر معجل
"	۱۹	مہر معجل	مہر مؤجل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲	جورکو	عورکو
۱۲	۶و۷	بکر تغلب (تغلبی)	بنی تغلب (تغلبی)
۱۴	۱۳	جواپنے	جوعورت اپنی
۱۸	۱۰	انزا	انزاد
۲۳	۸	گماگیا	لیا گیا
۲۴	۱۵	ہو	ہون
"	۱۷	اورستے	اوراستے
۲۵	۱۲	اوس مالک مال	اوس مال
۲۶	۱۳	حرای حرای	چرای چرای
۲۸	۰	بڑہی	برے بہی
"	۱۱	جیسا	جتنا
۲۹	۱	زۃ	زکوۃ
۳۰	۸	مکروہ نا پسند	مکروہ ناپسند
۳۳	۱۶	بنشیت	بنسبت
۳۶	۱	چاندہی	چاندی
۴۱	۹	ہو	نہو
۴۴	۱۲	لوبا	بویا
۴۷	۱۶	کرکے	کرے
"	"	عمر	زید سے
"	۱۹	زکوۃ کے	زکوۃ پوری تھی
۴۸	۷و۹	نافتی قیمتی	یافتنی
"	۸	یا قیمتی	یافتنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۸	دلیل	وکیل
۵۱	۱	سوالم	سوائم
۵۳	۱۵	یکسالہ	دوسالہ
۵۴	۱۰	اونٹون	اونٹون کے
۵۶	۴	تر	نر
۵۸	۷	واسنے	والی
"	"	"	"
۵۹	۱۳	رن	کچہہ
۶۱	۷	نہ دیا جاے	دیا جاے
"	۱۰	ہیس	بس
۶۲	۷	شرط	بشرط
"	۱۱	کاہو	کیا گیا ہو
"	۱۲	سحر	ہیحسیر
۶۵	۱۱	لینے	لئے
"	۱۴	تا	یا
"	۲۰	صیحس	صحیح
۶۶	۸	ہو	ہون
"	"	ہون	ہو
۶۷	۴	امام	ایام
"	۹	تا	یا
۶۸	۵	انجرج	بخراج
۶۹	۵	زیادہ دہوبر سیرکار	زیادہ تر پرہیزگار
"	۹	ومعراج الدرایہ	معراج الدرایہ
۷۱	۱۴	ہیجو	ہین۔